

Respected Urdu Lover,

Greetings and Welcome,

Our mission is to upload 1,001 Free Urdu Novels by 2010. You can help us by

- (1) Composing some pages of the upcoming Novels
- (2) Emailing this Novel to your 50 friends.

For more details please visit now: www.1001Fun.com

:: Our Special Thanks to ::

www.OneUrdu.com

www.PakStudy.com

www.UrduArticles.com

www.UrduCL.com

www.NayabSoftware.com

اردو پسندوں کو آداب اور خوش آمدید

ہمارا مشن دو ہزار دس (2010) تک ایک ہزار ایک (1,001) مفت اردو ناول آن لائن کرنے کا ہے۔ آپ اردو سے محبت کے اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ ﴿1﴾ آئندہ ناول کے چند صفحات کی کمپوزنگ کر کے ﴿2﴾ یہ ناول اپنے پچاس (50) دوستوں کو ای میل کر کے ﴿2﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ کیجیے۔

www.1001Fun.com

تاریخ آغاز: 2008-05-22
by: theproactiveproduction.
(amaan)

بابا سگ پرست

از

ابن صفی

نہیں مستی، نہ کوئی کال آئی ہے نہ کوئی خط آیا ہے۔

خیر سنو۔۔۔ تم اس وقت کیا کر رہے ہو۔

وہ کچھ نہیں مستی بیکار بیٹھا ہوا ہوں۔۔

گھر سے باہر نکلنے کے موڈ میں ہو یا نہیں۔

اوہ بات کیا ہے۔۔

یہاں میرے گھر پر آ جاؤ۔

مسلح یا غیر مسلح۔

مسلح ہو تو بہتر ہے۔۔

جوزف نے پُر معنی انداز میں سر کو جنبش دی اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سن کر ریسپورر کھڑا دیا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ گیراج نمبر 3 سے ایک جیپ نکال رہا تھا۔ جولیا کے بنگلے کی طرف جاتے ہوئے بھی مسلسل سوچتا رہا کہ آخر اس نے جولیا کے لہجے میں کونسا غیر معمولی عنصر محسوس کیا تھا کیا وہ خوفزدہ تھی کیا متحیر تھا اس کے لہجے میں کیا عمران کے متعلق کوئی بڑی خبر سنانا چاہتی تھی۔۔ اور پھر اس نے مسلح ہو کر آنے کا مشورہ کیوں دیا تھا۔ اس نے ڈیش بورڈ کے خانے سے بوتل نکال کر دو گھونٹ لیے اور گاڑی جولیا کے بنگلے کی طرف بڑھتی رہی۔

بنگلے کے کمپاؤنڈ میں تاریکی تھی۔ لیکن پھاٹک کھلا ہوا ملا۔ وہ جیپ کو اندر ہی لیتا چلا گیا۔

ناول کا آغاز

سلیمان کی زبان کسی طرح رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ اور جوزف رہ رہ کر اس طرح کان جھاڑنے لگتا تھا جیسے کوئی چھسر لوگو ہو گیا ہو۔ اور بہر حال مصر جو کہ اس کی پوری نثری نظم سن ہی لی جائے۔ قصہ دراصل یہ تھا کہ عمران نے دس بارہ دن سے شکل نہیں دکھائی تھی اور کچن کے بجٹ میں اتنی رقم نہیں تھی کہ دونوں میاں بیوی روزانہ مرغ کھا سکتے اور مٹینی شو بھی دیکھ سکتے لیکن جوزف کی چھ بوتلوں میں فرق نہیں آیا تھا۔

آخر یہ سبزیاں کہاں سے ٹپک پڑتی ہیں۔۔۔ سلیمان زور سے دھاڑا اور جوزف صرف مسکرا کر رہ گیا۔

ہاں سالے مسکراؤ۔۔۔ مسکراؤ۔۔۔ کسی دن کوئی گھونٹ پھانسی کا پھندا ہی بن جائیگا ارے کیوں کوس رہا ہے اسے۔ دوسرے کمرے سے گُرخ کی آواز آئی۔

تو چپ رہ بڑی آئی حمایتی بن کر۔۔۔

او۔۔۔ بد ماش۔۔۔۔۔ ہمارا بہن کو ڈانٹے گا۔۔۔ جوزف گھونستہ تان کر کھڑا ہو گیا۔

سلیمان اچھل کر پیچھے ہٹا تھا اور ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی تھی۔ جوزف اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے میز کی جانب بڑھ کر ریسپور اٹھایا اور سلیمان چپ چاپ کھسک گیا۔ دوسری طرف سے جولیا نافٹرواٹر کی آواز آئی اور جوزف سنبھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

کوئی خبر آئی۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

شاید بلب فیوز ہو گیا ہے۔۔ تم کدھر ہو۔۔

بائیں بازو کے قریب۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

ٹھہرو۔۔۔ میں آ رہی ہوں۔۔۔

اور پھر برآمدے میں ایک ٹارچ روشن ہوئی تھی اور روشنی کا دائرہ ان دونوں پر آ پڑا تھا۔

اوہ۔۔۔ جولیا تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔

ٹارچ بجھا دو مستی۔ جوزف آہستہ سے بولا۔

دیکھو تو کون ہے۔

اندر چل کر۔۔ جوزف نے کہا۔ اور جھک کر بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھالیا۔

جولیا انہیں اندر لائی تھی۔ جوزف نے اپنا بوجھ سنگ روم کے ایک صوفے پر ڈال دیا یہ کوئی

سفید فام غیر ملکی تھا۔۔ عمران تیس اور چالیس کے درمیان رہی ہوگی۔

اس کی جیب سے برآمد ہوا ہے جوزف نے اعشاریہ دو پانچ کا پستول جولیا کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہا۔

جولیا نے پر تفکر انداز میں سر کو جنبش دی۔ لیکن پستول اس کے ہاتھ سے نہیں لیا۔ بالآخر جوزف

نے اسے اپنی جیب میں ڈالتا ہوا بولا کیا تمہارا کوئی شناسا ہے۔

نہیں۔۔ لیکن شاید یہی آج دن بھر میرا تعاقب کرتا رہا تھا اور اس وقت میری چھٹی جس کہہ رہی

تھی کہ کوئی نہ کوئی کمپاؤنڈ میں ضرور موجود ہے

برآمدے میں ہیڈ لیمپس کی روشنی پڑ رہی تھی اور جوزف کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کوئی ستون کی اوٹ سے نکل کر دوسرے ستون کی اوٹ میں چلا گیا ہو۔

اس نے انجن بند کیا۔ ہیڈ لیمپ بجھائے اور بغلی ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن برآمدے کی طرف بڑھنے کی بجائے بڑی پھرتی سے زمین پر لیٹ گیا تھا۔ چاروں طرف سناٹے اور اندھیرے کی حکمرانی تھی بنگلے کی ایک آدھ کھڑکی کے دھندلے شیشے کسی قدر روشن نظر آ رہے تھے۔ جوزف کراٹے کی باڑھ کے متوازی رینگتا ہوا برآمدے کے بائیں بازو کی جانب بڑھتا رہا۔ اسی طرف والے ستون کے پیچھے کسی کو چھپتے دیکھا تھا۔

دفعۃً تاروں بھرے آسمان کے پیش منظر میں ستون کی اوٹ سے نکلے ہوئے کسی کے سر پر نظر پڑی اور جوزف رک گیا۔ نامعلوم آدمی نے برآمدے سے باہر قدم نکالا تھا۔ اور جھکا جھکا اسی طرف بڑھنے لگا تھا جدھر جوزف دبکا ہوا تھا۔ اور پھر جیسے ہی وہ اس کے قریب سے گزرنے لگا۔ گردن پر قیامت ٹوٹی۔ جوزف نے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے رسید کیا تھا۔ اس کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی تھی۔ اور پھر نہیں اٹھ سکا تھا۔ جوزف نے بڑی پھرتی سے اس کی جامہ تلاشی لی اور اعشاریہ دو پانچ کا پستول برآمد کیا ہے۔ بے ہوش ہو جانے والے کے حلق سے نکلنے والی آواز شاید جولیا تک بھی پہنچی تھی اور اس نے قریب کسی کھڑکی سے سر نکال کر پوچھا تھا۔ کون ہے۔۔۔۔ کیا بات ہے۔۔

بات ختم ہو گئی مستی۔ اب تم برآمدے میں روشنی کر سکتی ہو۔۔

بب۔۔۔۔ بتاتا ہوں وہ ہکلا یا۔

جلدی کرو۔۔

گریبان چھوڑ دو۔۔ وہ آہستہ سے بولا۔

جوزف اس کا گریبان چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گیا۔۔ اجنبی اب پھر جولیا کے مقابل تھا۔

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو روزا کو لے گئے ہیں اس نے جولیا سے کہا۔

پھر کون ہو۔۔

پہلے تم بتاؤ کہ روزا میکسوئیل کو کہاں لے جا رہی تھیں۔۔

میں اسے اپنے گھر لا رہی تھی کیونکہ اس نے خود کو یہاں بے سہارا بنا کر رکھا تھا، اس کی مالی حالت کمزور تھی۔۔

اپنے بارے میں اس نے کیا بتایا تھا۔۔

اس کا بوائے فرینڈ یہاں ملنے والا تھا لیکن نہیں ملا اسی نے اس کی یہاں طہران سے بلوایا تھا۔

وہ لوگ کون تھے جو تمہاری ہی بیان کے مطابق اسے زبردستی کہیں لے گئے۔

میں کیا جانوں۔۔۔ لیکن ٹھہرو۔۔۔ بعد میں وہ خود ہی کہنے لگی تھی کہ غلط فہمی کی بناء پر سب کچھ

ہوا ہے۔۔۔ وہ لوگ دراصل اس کے ہمدرد ہیں۔۔

اور۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

اور اب تم بتاؤ گے کہ چکر کیا ہے۔

کون کس بے چاری کو اپنے ساتھ زبردستی لے گئے ہیں اس نے متحیرانہ انداز میں پوچھا۔

دوزامیکسوئیل کو۔۔

میں نہیں جانتا تم کس کا ذکر کر رہی ہو۔۔

مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں میں تو صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم میرا تعاقب کیوں کر رہے

تھے اور پھر اس طرح میرے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کیوں کی۔۔

میں تمہارے ہر الزام کی تردید کرتا ہوں۔۔

اچھی بات ہے۔۔ جولیا نے کہا اور اونچی آواز میں بولی جوزف اب تم آ کر اسے سنبھال سکتے

ہو۔۔

جوزف پردے کے پیچھے سے نکلا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان دونوں کے درمیان آ کھڑا ہوا اور

اس کا رخ اجنبی کی طرف تھا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اجنبی کو سکتہ ہو گیا ہو۔ پلکیں جھپکائے بغیر جوزف کو دیکھے جا رہا تھا۔

اب کیا کہتے ہو جوزف غرایا۔

مم۔۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔

جوزف نے اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیا۔۔۔۔ اجنبی کسی سحر زدہ آدمی کے سے انداز میں

جوزف کو دیکھے جا رہا تھا۔ اپنا دفاع کرنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔

بتاؤ۔۔۔۔ جوزف گریبان کو جھٹکا دے کر بولا۔ اجنبی صوفے سے اوپر اٹھتا چلا آیا۔

وہ مجھے ہانگ کانگ ہی میں دیا گیا تھا۔ اور مجھے قطعی علم نہیں تھا کہ یہاں آکر کیا کرنا ہے اس کے علاوہ کہ اس فون نمبر سے ہدایات حاصل کروں۔

میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کیوں کر رہے تھے۔

اسی فون نمبر سے ہدایت ملی تھی کہ تم سے معلوم کروں کہ تمہارا ان لوگوں سے کیا تعلق ہے جو روزامیکسوئیل کو لے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تم ایک سفید فام عورت ہو۔۔۔ اور میری معلومات کے مطابق وہ لوگ مقامی ہی ہیں۔۔۔

کیا تم نے انہیں روزا کو لے جاتے دیکھا تھا۔۔

نہیں۔۔ میں نے نہیں دیکھا۔۔

تم اس وقت کہاں تھے جب روزا میرے ساتھ ہوٹل سے نکلی تھی۔

میں نے تمہارا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اور مجھے رک جانا پڑا۔

پھر تمہیں میرا سراغ کیسے ملا تھا۔

اسی فون نمبر سے تمہارا پتہ مجھے بتایا گیا تھا۔

فون نمبر بتاؤ۔۔

اس سے پہلے تم یہ بتاؤ کہ فون نمبر معلوم کر لینے کے بعد تم میرے ساتھ کیا برتاؤ کرو گی۔

یہ بعد کی باتیں ہیں۔۔

مم۔۔۔ میں کیا بتاؤں۔۔

روزامیکسوئیل میں اپنی دلچسپی کی وجہ۔۔

یہ تو مجھے نہیں معلوم۔۔

جوزف۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔ شروع کر دو۔۔

دوسرے ہی لمحے جوزف کا بایاں ہاتھ اس کے جبرے پر پڑا تھا وہ صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔

یہ تمہیں مار ڈالے گا اور تم یہیں دفن کر دیئے جاؤ گے جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

ٹھہرو بتاتا ہوں۔۔ وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا۔

جوزف جہاں تھا وہیں رک گیا۔

مجھ سے کہا گیا تھا کہ اس میں دلچسپی لینے والوں پر نظر رکھوں

کس نے کہا تھا۔

میں نہیں جانتا مجھے ایک فون نمبر دیا گیا تھا۔ اسی سے ہدایات حاصل کرنی تھیں

تمہارے ساتھ اور کون ہے۔

کوئی بھی نہیں ہے۔ میں تنہا آیا تھا۔

کہاں سے آئے تھے۔

ہانگ کانگ سے۔۔ میرا تعلق پیری تانگ سے ہے۔۔

اوہ۔۔۔ جولیا ہونٹ سکڑ کر رہ گئی پھر بولی تو وہ فون نمبر تمہیں کہاں سے ملا تھا۔۔

شکریہ جناب۔۔

اگر تم اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو طلب کرتیں تو یہ غیر دانشمندانہ فعل ہوتا۔ روزا میکسویل کے سلسلے میں صفدر اور تیموران لوگوں کی نظروں میں آچکے ہیں۔ بہر حال میں دیکھتا ہوں کہ کوئی اس آدمی کی دیکھ بھال تو نہیں کر رہا تھا جسے تم نے قابو میں کیا ہے۔ اگر میدان صاف ہوا تو کوئی نہ کوئی اس کی سائیکو مینشن پہنچوانے میں تمہاری مدد کرے گا۔ اس کے بعد تم جوزف کو اپنی قیام گاہ ہی سے رخصت کر دو گی۔

مگر جناب یہ فون نمبر میری سمجھ میں نہیں آیا۔ یہاں صرف چھ ہندسوں کے نمبر چل رہے ہیں۔ لیکن یہ سات ہندسوں کا ہے۔

مقامی نہیں ہے دوسری طرف سے آواز آئی۔ اور سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

غزالہ بہت زیادہ تشویش میں مبتلا ہو گئی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے خود اسی سے کوئی بہت بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔ سیٹھ جیلانی ابھی تک نشہ آور انجکشن کے زیر اثر تھا۔ اور آرام کرسی پر پیٹا ہوا تھا۔ عمران بنگلے میں موجود نہیں تھا۔ اسے بتائے بغیر کسی طرف نکل کھڑا ہوا تھا وہ مسلسل انہی معاملات کے متعلق سوچے جارہی تھی۔ بار بار اوپری منزل پر جاتی اور جیلانی سیٹھ کے بیڈ روم میں جھانک کر واپس آ جاتی۔ وہ پہلے ہی کی سی کیفیت میں ملتا۔

عمران قریباً 9 بجے شب کو واپس آیا تھا۔ وہ ڈرائنگ روم ہی میں بیٹھی اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔

نہیں پہلے اس کا تصفیہ ہونا چاہئے۔

میں تصفیہ کروں مستی۔۔ جوزف غرایا۔

نہیں ٹھہرو۔۔ جولیا ہاتھ اٹھا کر بولی۔ میں جانتی ہوں کہ تم نے بہت دنوں سے کوئی قتل نہیں کیا۔ اس وقت تمہاری خون کی پیاس شدید ہو گئی ہوگی۔

جوزف برا سامنہ بنائے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔ اور جولیا نے اجنبی سے کہا۔

میں صرف تمہاری زندگی کی ضمانت دے سکتی ہوں۔

میں نہیں سمجھا تم کیا کہنا چاہتی ہو۔

تمہیں کچھ دنوں کی نظر بندی برداشت کرنی پڑے گی۔

وہ سختی سے ہونٹ بھیجنے اسے دیکھتا رہا۔ آنکھوں میں سراسمگی کے آثار تھے۔

جلدی کرو۔۔ وقت کم ہے

اس نے فون نمبر بتا دیا تھا اور جولیا اسے نوٹ کرنے لگی تھی۔ اجنبی نے تھوڑی دیر بعد کہا اگر میں

نے بارہ بجے تک رپورٹ نہ دی تو وہاں سمجھ لیا جائے گا کہ میں کسی دشواری میں پڑ گیا ہوں۔۔

میں سمجھتی ہوں۔۔ جولیا نے کہا اور جوزف کو اس پر نظر رکھنے کو کہتی ہوئی بیڈ روم میں چلی آئی۔

یہاں اس نے فون پر ایکس ٹو کے نمبر ڈائیل کئے تھے۔ دوسری طرف سے جواب ملنے پر

رپورٹ دی۔

تم نے کارنامہ انجام دیا ہے جولیا ایکس ٹو کی آواز آئی۔

انہیں پھر پہلے ہی کی طرح غافل ہو جانا چاہئے۔۔۔
کیا مطلب۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ صبح تک ان کی آنکھ نہ کھلے تاکہ ہم اطمینان سے تہہ خانے میں داخل ہو سکیں۔

تو گویا تم ایک بار پھر انہیں انجکشن دینا چاہتے ہو۔
نہیں اب انجکشن کی ضرورت نہیں۔ کیوں نہ دودھ میں کچھ دیدیا جائے۔
تمہارے پاس اس قسم کی چیزیں آئی کہاں سے۔۔۔
بازار سے لایا ہوں۔۔۔ اسی لئے گیا تھا۔
اس سے ڈیڈی کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا۔۔۔
سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

غزالہ کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس سازش میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں لیکن پھر عمران نے باتوں کے جال میں الجھا کر اسے اس پر آمادہ کر لیا تھا۔۔۔ دودھ میں خواب آور دوا شامل کر دی گئی۔
پھر قریباً گیارہ بجے وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھے جس میں تہہ خانے کا راستہ تھا۔
فرنیچر ایک طرف کر کے قالین لپیٹ دیا گیا۔۔۔
ارے۔۔۔ دفعتاً غزالہ اچھل پڑی۔

یہ تم نے کیا کر دیا ہے اسے دیکھتے ہی بولی ڈیڈی کو تو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔
اوہ۔۔۔ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ وہ اب بھی آرام کرسی ہی پر ہیں
پھر کہاں ہوتے۔۔۔ وہ بھنا کر بولی۔

چچ۔۔۔۔۔ چلیئے۔۔۔ اٹھا کر بستر پر لٹا دیں
پہلے تم میری بات کا جواب دو بیوٹی اتنی طویل کیوں ہو گئی
ہو سکتا ہے اب وہ صرف گہری نیند میں تبدیل ہو گئی ہو۔۔۔
غزالہ اٹھ ہی رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری
طرف سے سیٹھ جیلانی کی بھرائی ہوئی سی آواز آئی تھی۔ م۔۔۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔
صرف ایک گلاس گرم دودھ کا بھجوادو۔ کھانا نہیں کھاؤں گا۔
بہت اچھا ڈیڈی۔۔۔ اس نے کہا۔ اور ریسیور کریڈل پر رکھ کر عمران کی طرف مڑی۔

وہ ہوش میں آگئے ہیں
چلیئے آپ کی تشویش تو رفع ہوئی۔
تم یہیں بیٹھو۔۔۔ میں ابھی آئی۔ ان کے لئے دودھ لے جاؤں گی۔
عمران کچھ نہ بولا۔ وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر کچن کی طرف آئی اور ہیٹر پر دودھ گرم ہونے کے
لئے رکھ دیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد عمران بھی دبے پاؤں کچن میں داخل ہوا تھا۔
کیا بات ہے وہ چونک پڑی۔

میری پریشانیوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔ عمران کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔
اب کیا کریں غزالہ نے تھوڑی دیر بعد تھکی تھکی سی آواز میں سوال کیا۔

دوسرا راستہ تلاش کریں گے۔ عمران بولا۔

مگر کہاں

ظاہر ہے اسی عمارت کے اندر ہی کہیں ہوگا۔

اتنی بڑی عمارت میں۔۔

آپ کو تہہ خانے کا سا نزیادہ ہے۔ عمران نے سوال کیا۔

زیادہ عمر نہیں تھی میری۔ لیکن کچھ کچھ یاد ہے میرا خیال ہے کہ جتنے رقبے میں اوپر کی تعمیر ہے اتنے ہی رقبے میں تہہ خانہ بھی۔۔۔ یا ہو سکتا ہے اس سے کچھ چھوٹا ہو۔۔ لیکن ٹھہر داب مجھ میں اتنی سکت بھی نہیں کہ سارے کمروں کا سامان ہٹاتی پھروں گی۔

تلاش کی ابتداء اسی کمرے سے ہوگی۔ عمران بولا۔

تمہاری عقل تو نہیں ماری گئی۔ یہاں اب کیا تلاش کرو گے۔

دوسرا راستہ بنانے کے لئے وہ زیادہ دور نہ گئے ہوں گے۔

لیکن پہلا راستہ کیوں بند کیا گیا۔

اس لئے کہ انہوں نے اس کے سلسلے میں ایک راز دار بنا لیا تھا۔

کیا بات ہے عمران اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

یہاں تو نقشہ ہی بدل گیا ہے۔۔۔

کیا مطلب

فرش کی نوعیت ہی بدلی ہوئی ہے۔۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہاں کا فرش بڑے بڑے سلیپوں سے بنایا گیا تھا۔ اور انہی میں سے ایک سلیب جمایا نہیں گیا تھا۔ اسے اس کی جگہ سے ہٹایا بھی جاسکتا تھا۔۔

اوہ۔۔۔ لیکن

کچھ مت کہو۔ میں خود دیکھ رہی ہوں کہ فرش کی بناوٹ بدل دی گئی ہے۔۔

اور یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ بناوٹ کب تبدیل کی گئی۔۔

یقین کرو۔ ورنہ میں اتنی زحمت کیوں مول لیتی۔ پتا نہیں کب ایسا ہوا۔

تو کیا آپ کبھی کبھی دنوں کے لئے یہاں سے چلی بھی جاتی ہیں

کیونکہ نہیں پچھلے سال گرمیوں کی چھٹیاں میں نے اپنے ناہنال میں گذاری تھیں

اوہ تو اب تہہ خانے میں داخلے کی کوئی صورت نہیں۔۔

اب میں کیا بتاؤں

یہ تو ناممکن ہے کہ انہوں نے کوئی متبادل راستہ بنوائے بغیر یہاں والے راستے کو مسدود کر دیا

ہو۔۔

ڈیڈی کا مقدر۔ عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ اس پر غزالہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

ایسی بیدردی سے اظہارِ خیال نہ کرو۔ غزالہ نے کہا۔
کہیں آپ نے تہہ خانے کے بارے میں خواب تو نہیں دیکھا تھا۔
فضول باتیں نہ کرو۔

آئے ہیں۔ لیکن عورت کے بارے میں ابھی تک یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بھی انہی میں سے ہے یا نہیں سفید فام غیر ملکی عورت ہے جو لیانا فٹروائر نام ہے۔۔۔

مردوں کے نام۔۔۔ عمران نے سیٹھ جیلانی کی سی آواز میں سوال کیا۔

ان کے نام نہیں معلوم ہو سکے لیکن وہ زیر نگرانی ہیں۔ تم بابا سے فوراً مل لو

فورا تو بہت مشکل ہے کیونکہ میں پچپش میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ مردوں کے ساتھ۔

صبح کو سہی۔۔۔ یہ بہت ضروری ہے۔۔۔ اور وہ کیا کر رہا ہے۔

بکواس کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتا۔

بس اسے الجھائے رکھو۔ بابا سے براہ راست تمہیں اس کے بارے میں ہدایات ملیں گی۔

اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ پھر اینٹھیں ہوئی پیٹ میں۔

اچھا۔۔۔ اچھا شب بخیر۔۔۔

عمران ریسیور رکھ کر غزالہ کی طرف مڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ اور چہرہ پسینے سے بھگ گیا تھا حالانکہ یہاں گرمی نہیں تھی۔

کہیے کیسی رہی۔ عمران ڈھٹائی سے ہنس کر بولا۔

آخر۔۔۔ تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔۔۔

پھر کیا کرتا۔ کہہ دیتا کہ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ہماری کارروائی کی بناء پر

کہہ دیتے سورہے ہیں

جب وہ اس کمرے سے نکل رہے تھے غزالہ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی دوسرا کمرہ نہیں دیکھو گے۔

فضول ہے۔ لفٹ کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

لیکن چابی۔۔۔

اگر میں چابی کے بغیر ہی کوشش کروں گا تو آپ مجھے پیشہ ور چور سمجھنے لگیں گی۔

میں کچھ بھی نہیں سمجھوں گی۔

چلئے ٹھیک والد صاحب پولیس والا سمجھتے ہیں آپ چور سمجھ لیجئے۔

باتیں نہ بناؤ۔۔۔ چلو لفٹ کی طرف وہ اس کا بازو پکڑ کر ایک طرف گھسیٹتی ہوئی بولی۔

ٹھیک اسی وقت ڈرائنگ روم میں فون کی گھنٹی بجی تھی۔ عمران غزالہ سے بازو چھڑا کر اسی طرف لپکا۔

ٹھہرو۔۔۔ ٹھہرو۔۔۔ تم مت اٹھانا ریسیور۔ کہتی ہوئی وہ اس کے پیچھے دوڑی تھی لیکن اس سے پہلے ڈرائنگ روم میں نہ پہنچ سکی۔

عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔۔۔ اور وہ دروازے ہی میں رک کر اسے قہر آلود نظروں سے گھورتی رہی۔

ہیلو۔۔۔ عمران ماؤتھ پیس میں بولا۔ اور وہ بری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ یہ تو بالکل سیٹھ جیلانی کی سی آواز تھی۔۔۔۔ اُدھر کوئی فون پر کہہ رہا تھا ابھی تک صرف تین افراد سامنے

وہ پتچش کے بارے میں پوچھ بیٹھا تو۔
 تم سے پوچھیں تو کہہ دینا کہ آوازوں کی نقل اتارنے کے بھی ماہر ہو۔
 تب وہ سوچیں گے کہ کہیں جعلی دستاویزات بھی تو نہیں تیار کرتا۔ بہر حال نوکری جائے گی ضرور
 لہذا اس ذلت سے یہی بہتر ہوگا کہ خود ہی بھاگ کھڑا ہوں
 اور اگر میں تمہارے پیروں کی زنجیر بن جاؤں تو۔۔۔
 یہ ڈائلاگ پلے نہیں پڑا عمران اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہوا بولا
 تم اگر اس طرح بھاگے تو پولیس تمہارے پیچھے ہوگی۔ حلیہ جاردی کرادیا جائے گا اس خبر کے
 ساتھ کہ تم پچاس ہزار کے زیورات چرا کر فرار ہو گئے ہو۔
 مار دیا۔۔۔ عمران کراہ کر رہ گیا۔
 بس اب چلو اور لفٹ کے قفل پر ہاتھ کی صفائی دکھاؤ
 پھانسی دلوائے بغیر آپ نہیں مانیں گی۔
 بس وہ ہاتھ اٹھا کر بولی اٹھو۔
 اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ اور اس بار غزالہ ہی نے جھپٹ کر ریسیور اٹھا لیا۔
 ہیلو وہ ماؤتھ پیس میں بولی۔
 کون ہے دوسری طرف سے بھاری بھر کم آواز آئی۔
 غزالہ جیلانی۔

اور آپ کے ڈیڈی کی عقیدتمندی کا بھی یہی سبب ہے۔ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔
 میں نہیں جانتی وہ برا سامنہ بنا کر بولی۔۔۔ یہاں تو بہتیرے ان کے عقیدتمند ہیں
 اوہ۔۔۔ عمران یک بیک چونک کر بولا کہیں میری کتیا کے پلے ان بابا ہی نے تو نہیں
 اٹھوائے۔
 ہرگز نہیں۔۔۔ اگر انہوں نے اٹھوائے ہوتے تو کتیا کو گولی نہ ماری جاتی۔ جہنم میں میں جائیں
 سب تم یہ بتاؤ کہ اب کیا کرو گے۔
 اب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اپنی خوابگاہ ہی میں جا کر استراحت فرمائیے اور پھر
 میں بھی سو جاؤں گا۔
 اور وہ تہہ خانہ۔۔۔
 سرے سے اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔
 کیسی باتیں کر رہے ہو
 اب یہ ملازمت میرے بس سے باہر ہو رہی ہے۔ سیٹھ صاحب کو ضرور معلوم ہو جائے گا کہ میں
 نے ان کی طرف سے گفتگو کی تھی فون پر۔
 اس کی فکر نہ کرو۔ میں صبح انہیں بتا دوں گی کہ کسی کی کال آئی تھی اور صبح کو بابا سگ پرست سے
 ملنے کو کہا گیا تھا۔
 یہ اتنا آسان نہیں ہے مس صاحب۔ اگر کال کرنے والے سے ملاقات ہوئی اور

کتوں کی طرح آدمیوں کو بھی ٹریٹ کرتا ہے۔۔

اوہو۔۔۔ تو کیا آپ کو اس سے عقیدت نہیں ہے۔

ہرگز نہیں۔۔۔ میں عقیدت و قیدت کی قائل نہیں ہوں۔ میرے ہی جیسا آدمی وہ بھی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ مرنے کے بعد کتوں والے بابا کے نام سے یاد رکھا جائے گا اور میں بھلا دی جاؤں گی۔

وہ کیوں یاد رکھا جائے گا۔

پیشگوئیاں کرتا ہے اور کبھی کبھی اس کا کہا ہوا پورا بھی ہو جاتا ہے۔

اف فوہ تو اس قسم کے بابا ہیں۔ میں سمجھا تھا شاید فرقہ کلہینہ کے کوئی فلسفی ہیں

پتا نہیں کیا چیز ہے۔ ویسے ڈیڈی اس سے بہت ڈرتے ہیں

فون پر ہونے والی پوری گفتگو سے آگاہ کیجئے۔

غزالہ نے اپنی اور اس کی گفتگو داہرائی تھی۔ اور عمران سرکھباتا ہوا بولا تھا جس سے میری گفتگو

ہوئی تھی۔ شاید اس نے اس شخص کو اس سے آگاہ کر دیا تھا جسے آپ بابا کہتی ہیں۔ لیکن آپ

مجھے بتائیے کہ کیا ہوگا۔

میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔

بس تو پھر مجھے فرار ہو جانے دیجئے۔

فضول باتیں نہ کرو۔ چلو تہہ خانے کا راستہ تلاش کریں

کیا حال ہے جیلانی کا۔

آپ کون ہیں۔۔۔

بابا۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔

ساما لیکم جناب۔

جھیتی رہو۔ کیا جیلانی سو گئے

جی ہاں جگا دو۔۔

ان کی خوابگاہ میں فون کی گھنٹی ضرور بجی ہوگی لیکن وہ بیدار نہیں ہوئے اس لئے مجھے ڈرائینگ روم

کے انسٹرومنٹ کاریسپور اٹھانا پڑا۔

جس طرح بھی ممکن ہو جگاؤ۔۔۔ اور کہو کہ مجھ سے فون پر رابطہ قائم کریں

وہ مزید کچھ کہنے والی تھی لیکن دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی۔ اس نے

ریسیور رکھ دیا۔ اور عمران کی طرف عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔

کوئی وحشت ناک خبر۔۔۔ عمران نے سوال کیا۔

بہت زیادہ۔۔۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ڈیڈی کو جگا دیا جائے۔۔

کون کہہ رہا ہے۔۔

بابا

بہت خوب۔۔۔ بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا ہے سیٹھ کو۔۔

روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور جیلانی پستر ہی پر موجود تھا۔

آپ باتھ روم میں چلی جائیے۔ اور میں یہاں اس پردے کے پیچھے دبکا جاتا ہوں عمران نے غزالہ سے کہا۔

پتا نہیں کیا کرنا چاہتے ہو۔

شاید کوئی یہاں آنے والا ہے۔

بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔

پھر لفٹ کہاں گئی۔ اور اسے آپریٹ کون کر رہا ہے۔

وہ کچھ نہ بولی۔ عمران نے کہا جو کچھ کہہ رہا ہوں وہی کیجئے۔ ورنہ پچھتاہیے گا۔

میں باتھ روم میں کیا کروں گی۔

جب تک میں آواز نہ دوں باہر مت آئیے گا۔

وہ باتھ روم میں چلی گئی۔ اور عمران پردے کے پیچھے چھپ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے کا

ہینڈل گھوما تھا۔ اور دروازہ کھول کر دو افراد یکے بعد دیگرے دبے پاؤں اندر داخل ہوئے

تھے۔ وہ جیلانی کے بستر کی جانب بڑھتے رہے اور عمران دم سادھے پردے کے پیچھے کھڑا

رہا۔

ان میں سے ایک جیلانی سیٹھ کو جھنجھوڑ کر آوازیں دے رہا تھا۔ پھر وہ اپنے ساتھی سے بولا کچھ

گڑبڑ معلوم ہوتی ہے۔ سونے کے لئے انجکشن ضرور لیتا ہے لیکن جو اسٹف استعمال کرتا ہے وہ

چلئے۔۔۔۔۔ عمران مردہ سی آواز میں بولا۔

وہ ڈرائنگ روم سے لفٹ کی طرف چل پڑے تھے۔ پھر عمران چلتے چلتے رک کر بولا قفل کھولنے کے لئے کسی نوکدار اور مضبوط تار کی ضرورت ہوگی۔

وہ بھی مہیا ہوگا۔۔۔۔۔ تم یہیں ٹھہرو۔۔۔۔۔ غزالہ نے کہہ کر ایک طرف دوڑتی چلی گئی۔

جلد ہی واپس آئی تھی۔ اور اس کے ہاتھ میں بوریاں سینے والا سوا تھا۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ عمران اسے اپنے ہاتھ میں لیکر دیکھتا ہوا بولا اور وہ لفٹ کی طرف بڑھتے رہے۔

ارے۔۔۔۔۔ ایک بیک غزالہ اچھل پڑی۔ وہ لفٹ کے کیچ کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اور کیچ لفٹ سے خالی نظر آیا تھا۔

ل۔۔۔۔۔ لفٹ کہاں گئی۔ غزالہ ہکلائی۔

چلئے جلدی کیجئے عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زینوں کی جانب کھینچتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے

دوڑتے ہوئے زینے طے کئے تھے۔۔۔۔۔ لیکن اوپری منزل منزل پر بھی لفٹ کا کیچ خالی

ملا۔

عمران تیزی سے خوابگاہ کی طرف بڑھا تھا۔

آخر مجھے بتاتے کیوں نہیں۔ کیا بات ہے۔ غزالہ بھنبھائی۔

ذرا صبر کیجئے۔ عمران نے کہا اور ہینڈل گھما کر جیلانی کی خوابگاہ کا دروازہ کھولا۔ اور گہری نیلی

تم دونوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔۔۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہاری کیا خاطر کروں۔ سر کی پشت پر ریوا لور کا دستہ کھاؤ گے یا یونہی پُر امن طور پر اپنے ہاتھ پیر بندھوا لو گے۔ شاید تمہارا دماغ چل گیا ہے۔۔۔

نہ چلتا تو تمہارا پستول سیٹھ کی بیٹی پر چل جاتا۔ عمران نے بڑی سادگی سے کہا۔ ارے۔۔۔۔۔ وہ تو میں نے پہچانا نہیں تھا۔ میں سمجھا تھا شاید کوئی دشمن۔ چلو مان لیا۔ لیکن تم یہاں کس سوراخ میں رہتے ہو کہ دکھائی نہیں دیتے اپنی حد سے آگے نہ بڑھو۔ ایک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ مجھے بتاؤ کہ میری حد کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہو جاتی ہے۔ ہم صرف سیٹھ کو جوابدہ ہیں لیکن ان کے بیدار نہ ہونے پر تمہیں تشویش کیوں ہو گئی ہے اور تم انہیں کہاں لے جانا چاہتے ہو۔ سیٹھ خطرے میں ہیں میری موجودگی میں یہاں کوئی بھی خطرے میں نہیں ہے۔

بات نہ بڑھاؤ ورنہ پچھتاؤ گے۔ بات بڑھائے بغیر بھی پچھتا تا ہی رہتا ہوں۔ تم اس کی فکر نہ کرو۔ مس صاحب وہ نائیلون کی ڈوری لائیے۔ جو آپ نے مچھلیاں پکڑنے والے جال کے لئے منگوائی تھی لیکن ٹھہریئے پہلے وہ پستول اٹھا کر مجھے دیدیتے۔

اتنی گہری نیند نہیں لاتا۔ یہ تو بے ہوشی ہے۔ تو پھر کیا کریں اٹھا کر لفٹ تک لے چلو۔

دفعۃً غزالہ ہاتھ روم کا دروازہ کھول کر سامنے آ گئی۔ صبر نہیں ہو سکا تھا۔ وہ دونوں اچھل پڑے اور ایک نے کہا وہیں ٹھہرو۔۔۔۔۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔ میرے ہاتھ میں پستول ہے۔ غزالہ کی آواز نہیں سنائی دی تھی۔ اچانک کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ ساتھ ہی عمران کی آواز گونجی۔ تم اپنا پستول اب فرش پر ڈال سکتے ہو۔ کیونکہ میرے ہاتھ میں بھی ریوا لور ہے۔ دونوں کی پشت عمران کی طرف تھی۔ غزالہ چندھیائی ہوئی آنکھوں سے عمران کے دیکھے جارہی تھی۔ فرش پر پستول گرنے کی آواز کمرے میں گونج کر رہ گئی۔

اب ہاتھ اٹھائے ہوئے اس طرف مڑ جاؤ۔ عمران نے کہا اور ان دونوں نے چپ چاپ تعمیل کی۔ اس دوران میں غزالہ آہستہ آہستہ کھسکتی ہوئی عمران کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ ان میں سے ایک آدمی بولا۔

انگریزی اور اردو سب کچھ سمجھتا ہوں لیکن تم فی الحال مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کرو کہ یہاں تک کیسے پہنچے۔

ہم یہیں رہتے ہیں۔ سیٹھ کے پوشیدہ محافظ۔۔۔۔۔ ہمیں علم ہے کہ تمہیں بحیثیت باڈی گارڈ رکھا گیا ہے۔

میں اس نے دائیں جانب کھسک کر کچھ ایسی چھلانگ لگائی کہ جوتے کی نوک اس کی بائیں کپٹی پر پڑی۔۔۔ اور وہ کسی کٹے ہوئے درخت کی طرح ڈھبٹا چلا گیا۔ دوسرا حیض بیس ہی میں تھا کہ ریوالور کا دستہ اس کی کپٹی پر بیٹھا۔۔۔ دونوں تلے اوپر ڈھیر ہو گئے۔

غزالہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔ عمران احمقانہ انداز میں بولا۔
اب تو باندھ سکتی ہیں۔ دونوں بے ہوش ہو گئے ہیں۔

تمہیں بے ہوش کر دینے کے علاوہ بھی اور کچھ آتا ہے۔ وہ کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ بولی۔
لیکن اس میں حفظِ مراتب کا خیال رکھتا ہوں

پھر دونوں نے مل کر اس کے ہاتھ پیر باندھے تھے اور عمران انہیں اٹھا اٹھا کر باتھ روم میں پہنچا آیا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو غزالہ نے کہا۔

یہ یہیں پوشیدہ رہ کر سیٹھ صاحب کی حفاظت کریں گے۔۔۔ بس اب یہاں کا کام ختم۔۔۔ چلے لفٹ کی طرف۔۔۔۔۔
وہ کتنی دیر بے ہوش رہیں گے۔۔۔

اس کی فکر نہ کیجئے اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکیں گے۔۔۔

اور اگر انہوں نے شور مچایا تو۔۔۔۔۔

مچانے دیجئے کیونکہ آوازیں باتھ روم ہی میں گھٹ کر رہ جائیں گی۔ رہے سیٹھ صاحب تو وہ صبح

مس غزالہ آپ دونوں ہی پچھتائیں گے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔
لیکن غزالہ کچھ کہنے کے بجائے عمران کی طرف دیکھ کر رہ گئی۔ شاید اس سے معلوم کرنا چاہتی تھی کہ ان دونوں کے ہاتھ پیر کس طرح باندھے جائیں۔

کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہیں۔ پچھاڑیئے ایک ایک کو اور ہاتھ پیر باندھنا شروع کر دیجئے۔ عمران بولا۔

دماغ تو نہیں چل گیا۔ میں پچھاڑوں گی۔ وہ بھنا کر بولی۔

اس پر وہ دونوں ہنسنے لگے تھے۔ اور عمران کڑک کر بولا تھا اے دانت بند کرو۔ ہم مشورہ کر رہے ہیں۔

پتا نہیں یہ جانور کہاں سے ہاتھ لگا ہے ایک نے دوسرے کو آنکھ مار کر کہا۔

عمران اس ریمارک کو اس طرح نظر انداز کر گیا جیسے اور کسی کی بات ہو رہی ہو۔

کیوں دیر کر رہے ہو غزالہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

میں کیا کروں میرے دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک میں ریوالور ہے اور دوسرے میں پستول۔

اور پیروں میں مہندی لگی ہوئی ہے۔ دوسرا ہنس کر بولا۔

کہاں۔۔۔۔۔ عمران بوکھلا کر پیروں کی طرف دیکھنے لگا۔ مقابل نے موقع غنیمت جان کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لینے کی کوشش کی تھی۔ کون جانے عمران یہی چاہتا ہو کیونکہ دوسرے ہی لمحے

اوہ اور تمہارا خیال ہے کہ وہ دونوں سچ مچ ڈیڈی کے محافظ ہیں
ہوں یا نہ ہوں مجھے اب اس معاملے سے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں رہی۔
آخر کیوں

آپ مجھ سے زیادہ بیوقوف نہیں ہیں اس لئے آپ کو تو معاملے کی نوعیت کا اندازہ ہو ہی جانا
چاہئے تھا۔

تم یہی کہنا چاہتے ہونا کہ ڈیڈی کسی قسم کا فراڈ کر رہے ہیں
میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کیونکہ ابھی تک انہی کی چھت کے نیچے ہوں اور تھوڑی دیر پہلے انہی کا
نمک کھا چکا ہوں
چلو فراڈ ہی سہی۔۔۔۔۔ لیکن میں اس معاملے کی تہہ تک پہنچنا چاہتی ہوں۔ میری مدد کرو۔

یعنی آپ دوسری پارٹی کی حیثیت سے بات کر رہی ہیں۔۔
چلو یہی سمجھ لو
لیکن میں ابھی سیٹھ صاحب کی ملازمت میں ہوں لہذا کسی دوسری پارٹی کی طرف اپنی خدمات
کیسے منتقل کر سکوں گا۔

تم باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو۔
ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ سیٹھ صاحب کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے استغنیٰ
منظور کر سکتی ہوں تو مطلع فرمائیے۔ اس سے کیا ہوگا

سے پہلے بیدار نہ ہو سکیں گے۔
لیکن میں نہیں چاہتی کہ انہیں ڈیڈی کے قریب چھوڑا جائے۔۔۔
تو پھر۔۔۔۔۔

کسی اور کمرے میں بند کر دیں۔۔
اچھا تو پھر اٹھائیے۔۔۔۔۔ میں جا کر اس کمرے کا دروازہ کھولتا ہوں
میں اٹھاؤں گی۔۔۔

تو پھر کیا میں اٹھاؤں گا۔۔۔ اب وہ اتنے لاٹ صاحب بھی نہیں ہیں کہ اٹھائے اٹھائے
پھروں۔۔۔ بس ایک بار کافی ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ غزالہ اس کے
پیچھے لپکی۔

پتا نہیں کیوں اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ڈھمپ بھاگ نکلنے ہی کے چکر میں ہو۔ اس نے
سوچا اگر وہ دونوں لفٹ کے ذریعے اوپر آئے تھے تو لفٹ اوپر ہی ہوگی۔ پھر ڈھمپ نیچے کیوں
جا رہا تھا۔ غزالہ نے اسے زینوں کے قریب جالیا اور راستہ روک کر کھڑی ہوگئی۔
یہ کدھر چلے۔۔۔۔۔ لفٹ اوپر ہی ہے۔

آپ ضرور گردن کٹوائیں گی۔۔۔ میں اب یہاں نہیں ٹھہرنا چاہتا۔ اس نے کہا۔
پہلے تہہ خانہ۔۔۔

اب میں اسے غیر ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ وہ دونوں تہہ خانے ہی سے آئے تھے۔

غزالہ نے اسے اشارہ کیا کہ وہ بھی ریوالور نکال لے۔ لیکن عمران ٹھنڈی سانس لے کر بہ آواز بلند بولا۔ یہی تو حماقت سرزد ہوئی ہے کہ ریوالور اور پستول دونوں ہی اوپر چھوڑ آیا ہوں غزالہ نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر رہ گئی۔

اوہو۔۔۔ تو جناب نہ صرف ریوالور بلکہ پستول بھی رکھتے ہیں۔۔۔ ریوالور والے نے کہا۔ سیٹھ صاحب کا باڈی گارڈ ہوں اس لے توپ بھی رکھ سکتا ہوں۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ فضول باتوں میں وقت کیوں ضائع کر رہے ہو۔ تیسرا بولا اُن دونوں کو واپس آ جانا چاہئے تھا۔ ان کی بجائے یہ آئے ہیں۔ پتا نہیں یہ غیر معمولی واقعہ کیونکر ہوا۔۔

میں بتاتا ہوں عمران سینے پر ہاتھ مار کر بولا۔ ہمیں علم نہیں تھا کہ تہہ خانے میں بھی کسی قسم کی آبادی پائی جاتی ہے۔ وہ دونوں چور کی طرح سیٹھ صاحب کی خوابگاہ میں داخل ہوئے تھے اور میں نے ان کی اچھی خاصی پٹائی کرنے کے بعد باندھ کر باتھ روم میں ڈال دیا ہے۔ میں تسلیم نہیں کر سکتا کہ سیٹھ صاحب نے تمہیں اس کی اجازت دی ہوگی۔

اُنکے فرشتوں کو بھی علم نہیں۔ پڑے سو رہے ہیں۔ اتنی دھینگا مشتی بھی ہو گئی لیکن ان کی آنکھیں نہ کھلیں۔ پتا نہیں کیا کھاپی کر سوتے ہیں

اس کے باوجود بھی اب تم دونوں کو یہیں رکنا پڑے گا۔

یقیناً تمہارا دماغ چل گیا ہے۔ عمران سر ہلا کر بولا۔

تم دونوں انھیں دیکھو۔ میں اوپر جا رہا ہوں۔ اس نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا اور لفٹ کی

آپ تو کہہ رہی تھیں کہ تہہ خانہ خالی ہوگا۔ عمران نے غزالہ سے کہا۔ لیکن یہاں تو ایک ریوالور بھی موجود ہے۔

کیا تم جانتے نہیں کہ میں تمہارے مالک کی بیٹی ہوں غزالہ نے جی کڑا کر کہا۔ اسی لئے تو میں جانا چاہتا ہوں کہ یہاں آپکا کیا کام۔ ان میں سے ایک بولا۔

میں اپنی مرضی کی مالک ہوں پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔

ضرورت نہیں سمجھی تھی۔۔۔ وہ برا سامنہ بنا کر بولی۔

لیکن اسے کیوں ساتھ لائی ہیں

اپنے ملازم کو جہاں چاہوں گی لے جاؤں گی۔ تم دخل اندازی کرنے والے کون ہو۔

فی الحال ان دونوں کو بند کر دو۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے۔۔۔ عمران نے غزالہ کو طنزیہ لہجے میں مخاطب کیا۔

سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیا چکر ہے۔

چلو۔۔۔۔۔ ریوالور والے نے بائیں طرف اشارہ کیا۔

اور اگر میں انکار کر دوں تو۔۔۔ عمران نے بھی آنکھیں نکالیں۔

زیادہ تیزی دکھانے کی ضرورت نہیں ورنہ سچ مچ گولی ماردی جائے گی۔

چلئے جناب عمران نے غزالہ کی طرف دیکھ کر مایوسانہ انداز میں کہا۔

یہ بہت نازک مسائل ہیں محترمہ۔۔۔ ریوالور والے نے بڑے ادب سے کہا۔

میں نہیں سمجھی تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جو کہا جائے وہی کیجئے۔ شاید اس طرح آپ لوگوں کیلئے بہتری کی کوئی صورت نکل آئے۔

تم تو ایسی باتیں کر رہے ہو جیسے ڈیڈی ہی تمہارے زیر دست ہوں

یہاں نہ کوئی زیر دست ہے اور نہ کوئی زبردست۔۔۔

اوہو۔۔۔۔۔ تو یہ جمہوری تہہ خانہ ہے۔ عمران چپک کر بولا۔

ٹھیک اسی وقت اس نے دوسرے آدمی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا ارے تم لوگ ابھی یہیں کھڑے ہو۔

یہ لوگ بات بڑھا رہے ہیں ریوالور والے نے جواب دیا۔

تمہارے بس میں ہو تو بات گھٹانا سکھا دو۔

دوسرا آدمی قریب آ گیا جس کے ہاتھ میں عجیب وضع کا پستول تھا۔ عمران سر جھٹک کر بولا۔ ایک نہ شُد دو شُد۔۔۔

وہ اس عجیب وضع کے پستول کے مصرف سے بخوبی واقف تھا۔ اور اب اسے اپنی عافیت سچ مچ خطرے میں نظر آنے لگی تھی۔ پھر قبل اس کے کہ وہ اس کے تدارک کی کوئی تدبیر سوچ سکتا۔ اس میں سے ایک ڈارٹ نکل کر غزالہ کے شانے میں پیوست ہو گئی۔ وہ چیخی تھی اور گھٹنوں کے

طرف بڑھ گیا۔

ضرور دیکھو عمران نے ان دونوں سے کہا لیکن یہیں کھڑے کھڑے، ہم یہاں سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھیں گے۔

انہوں نے لفٹ کی طرف دیکھا جو اوپر جا رہی تھی دفعتاً دوسرے نے ریوالور والے سے کہا۔ تم انہیں کور کئے رکھو میں ابھی آیا۔۔۔

کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک دروازے سے گذر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ادھر عمران نے غزالہ سے پوچھا کیا خیال ہے چھین لوں ان صاحب سے ریوالور۔

تم سے کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔ نرے گاؤ دی ہو۔ غزالہ جل کر بولی۔

اچھا بھائی اب تم ریوالور میرے حوالے کر دو۔۔۔۔۔ ورنہ میری نوکری کی خیر نہیں مس صاحبہ کو غصہ آ گیا ہے۔

اگر یہ بات ہے تو چھین لو۔۔۔ وہ ہنس کر بولا۔

ہاتھ پائی سے کیا فائدہ۔۔۔۔۔ چپ چاپ میرے حوالے کر دو۔ عمران نے بیحد سنجیدگی سے کہا۔ اور غزالہ اسے اس طرح دیکھنے لگی جیسے وہ سچ مچ پاگل ہو گیا ہو۔۔۔

چلو۔۔۔ وہ ریوالور کے جنبش دیکر بولا۔ ورنہ برا حشر ہوگا۔ اب شاید سیٹھ صاحب بھی تمہارے لئے کچھ نہ کر سکیں۔۔۔

کیوں کیا وہ کسے کے باپ کے نوکر ہیں غزالہ آنکھیں نکال کر بولی۔

میں نے اس لئے کہا تھا کہ وہ یہی چاہتا تھا۔ اور تم بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ تمہیں کس بات پر نظر رکھنی ہے۔

میں میں اس کی طرف سے غافل تھا۔۔۔

نہیں اس کی طرف سے تو غافل نہیں تھے لیکن بیٹی کی طرف سے ضرور غافل رہے ہو۔۔۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

تو پھر انتظار کرو کہ حقیقت سامنے آ جائے۔۔۔

میں نے غزالہ کے پر کبھی کوئی پابندی نہیں لگائی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ مجھے اسکے فیصلے سے

اتفاق ہوگا۔۔۔ پھر اس نے ایسی حرکت کیوں کی۔۔۔

ہوں۔۔۔ تو تم اسے کسی کر سچین سے شادی کر لینے سے نہ روکتے۔۔

لل۔۔۔۔۔ لیکن

تم کتنے ہی آزاد خیال کیوں نہ ہو۔۔۔ اس کی اجازت ہر گز نہ دیتے۔۔۔

جیلانی سیٹھ تھوک نکل کر رہ گیا۔۔۔

بوڑھے نے کاندھے پر چڑھ بیٹھنے کی کوشش کرنے والے کتے کی گردن پکڑ کر اٹھایا اور اسے بھی

گود میں بٹھالیا۔

میں کیا کروں سیٹھ جیلانی بسی سے بولا۔

انہیں تلاش کرو۔۔۔۔۔

بل فرش پر گر پڑی تھی۔

خبردار۔۔۔۔ جنبنش نہ کرنا۔ ریوالور والے نے عمران کو دھمکی دی۔ لیکن عمران نے کسی جمنا سٹ کے انداز میں اُلٹی جست لگائی۔ ریوالور سے فائر ہوا تھا اور گولی اس کے بائیں کان کے قریب سے نکل گئی۔ اتنے میں ڈارٹ گن بھی دوبارہ لوڈ کر لی گئی تھی۔ ریوالور سے دوسرا فائر ہوا۔ اور عمران اس بار بھی بال بال بچا۔ لیکن بآ لاخر ڈارٹ گن اپنا کام کر ہی گئی۔

غزالہ پہلے ہی بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اور عمران سیدھا کھڑا رہنے کی کوشش میں جھوم رہا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر وہ بھی منہ کے بل فرش پر آ رہا۔۔۔۔۔

سیٹھ جیلانی بڑے ادب سے ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ لیکن یہ ادب و احترام اسی وقت تک قائم رہا جب تک کچھ دوسرے لوگ بھی بابا سنگ پرست کے دربار میں حاضر رہے۔ اور ان کے جاتے ہی جیلانی نے سر اٹھایا اور قہر آلود نظروں سے بابا کو گھورنے لگا۔ عجیب دھج کا آدمی تھا یہ بابا بھی۔۔۔ سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے لیکن جسم جوانوں جیسا تھا۔ قد آورا اور سرخ و سپید رنگت والا تھا۔ آنکھوں سے بے پناہ توانائی ظاہر ہوتی تھی۔۔۔ ایک کتا اس کی گود میں لیٹا ہوا تھا۔ دوا دھرا دھر بیٹھے ہوئے تھے اور چوتھا عقب سے کاندھے پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

میں نے آپ ہی کے کہنے پر اسے گھر میں رکھنا گوارہ کیا تھا۔ بآ لاخر جیلانی سیٹھ نے ہانپتے ہوئے کہا۔

آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ آپ تو اسے بھی جانتے تھے۔ میں لاعلم تھا۔۔۔ آپ تو یہ بھی جانتے ہیں کہ اس معاملے میں مزید دو مرد اور ایک غیر ملکی سفید فام عورت بھی ملوث ہے۔۔۔۔ اور وہ یہاں سے سینکڑوں میل دور ہیں۔

لیکن میں نہیں جانتا کہ تمہاری بیٹی اسے کہاں لے گئی ہے۔۔۔ بابا نے کہا۔
تمہاری پیش کا کیا حال ہے۔

جی وہ چونک کر بولا میں نہیں سمجھا۔

پچھلی رات تم نے ضرغام کو بتایا تھا کہ مروڑ والی پیش میں مبتلا ہو گئے ہو۔۔

م۔۔۔۔۔ مجھے تو یاد نہیں۔۔۔۔۔ اور میں پیش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوا تھا۔

تم نے یہ بھی کہا تھا کہ محض اسی تکلیف کی بناء پر فوری طور پر مجھ سے نہیں مل سکتے۔

میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ درست نہیں۔۔

ہو سکتا ہے نیم بے ہوشی کے عالم میں تم نے اس کی کال ریسپور کی ہو۔

ہاں۔۔۔ یہ ممکن ہے۔۔

اس نے پچھلی رات کو ایک ڈرگ اسٹور سے بے ہوشی طاری کر نیوالے کیمیکلز خریدی تھیں۔ اس

لئے مجھے تشویش تھی اور میں نے تمہیں فون کیا تھا۔

وہ تو جو ہوتا تھا ہو چکا۔۔۔ اب میں کیا کروں۔

کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ صبر کے علاوہ۔۔۔ اب وہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ شاید تمہارے سارے راز

کیا وہ واقعی کر سچیں ہے۔

نہیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ تمہاری بیٹی پر ہرگز نہیں ظاہر کرے گا کہ وہ کر سچیں نہیں۔ اور اگر ظاہر کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارے بارے میں اسے وہ سب کچھ بتا دے گا جس کا اُسے علم نہیں۔۔۔

اگر ایسا ہوا ہے تو بہت بُرا ہوا ہے۔ وہ اب کبھی میری طرف رخ بھی نہ کرے گی۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ سرے سے بھلا دیگی کہ اس کا کوئی باپ بھی تھا۔۔۔

سچا برنس مین نہ کسی کا باپ ہوتا اور نہ کسی کا بیٹا۔۔۔

میں سچا برنس مین نہیں بننا چاہتا۔۔۔۔۔

تب پھر تم پر باپ کا عذاب ضرور نازل ہوگا۔ اور تم بیٹی کی محبت کے جہنم میں جلتے رہو گے۔

مجھ پر رحم کیجئے بابا۔۔۔۔۔

میں کیا کر سکتا ہوں

مجھے میری بیٹی چاہئے۔۔۔۔۔

تم سے بہتر یہ کتے ہیں کہ افزائش نسل تو کرتے ہیں لیکن باپ کا روگ نہیں پالتے۔۔۔ اپنی

ذات میں لگن۔۔۔۔۔ اپنے وجود کی مستی سے سرشار۔۔۔۔۔

اس وقت میں فلسفہ پڑھنے نہیں آیا۔۔۔۔۔ مجھ پر رحم کیجئے۔

کس طرح رحم کروں۔۔۔۔۔ طریقہ بھی بتاؤ

لیڈی ڈاکٹر زیبا کا ایک کزن کیپٹن فیاض مرکزی محکمہ سرانصرسانی کا ایک آفیسر ہے۔
 ہوا کرے۔۔۔۔۔ وہ میرے بزنس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔
 بہر حال۔۔۔ میں تمہاری بیٹی کے سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔
 تب پھر میری زندگی ہی بیکار ہے۔
 تو پھر خودکشی بہترین حل ہے تمہارے اس مسئلے کا۔
 یہ آپ کہہ رہے ہیں۔
 میرے علاوہ اور کوئی کہہ بھی نہیں سکتا کیونکہ خودکشی تمہارا مقدر ہو چکی ہے۔ تم آج شام تک
 خودکشی کر لو گے۔
 نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ جیلانی خوفزدہ لہجے میں بولا۔
 جاؤ۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔
 خودکشی کی بددعا واپس لے لیجئے۔
 ایک شرط پر۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ تا حکم ثانی اپنے بنگلے ہی تک محدود رہو گے۔ کسی سے
 فون پر بھی گفتگو نہیں کرو گے۔ کہیں سے کوئی کال آئے تو خود ہرگز ریسپونڈ نہ کرنا۔ کسی ملازم کو
 ہدایت کر دینا کہ وہ ہر کال کے جواب میں یہی کہتا رہے کہ تم گھر پر موجود نہیں ہو۔
 مم۔۔۔۔۔ میں یہی کروں گا۔
 تو جاؤ۔ تم فی الحال خودکشی بھی نہیں کرو گے۔

اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔ کیا تمہاری بیٹی تمہارے خانے کے بارے میں جانتی تھی۔
 نہیں۔ وہ میرے ہر ایسے معاملے سے لاعلم تھی جس سے اس کی ذہن پر برا اثر پڑ سکتا۔
 تب پھر اسے تم جیسے آدمی کی بیٹی ہی نہ ہونا چاہئے تھا۔ اچھا ہی ہوا کہ تم بالکل آزاد ہو گئے۔
 کیا میں ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔
 نہ رہے ہو گے۔ لیکن تم میں ایسا بن جانے کے جراثیم ضرور موجود تھے۔
 ہاں اب تو آپ یہی کہیں گے۔
 جیلانی۔۔۔۔۔ اپنی حد میں رہو۔۔۔
 میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔
 تو پھر فی الحال گوشہ نشین ہو جاؤ۔
 لیکن اگر وہ کسی طرح تمہارے خانے کے راز سے واقف ہو گیا ہے تو کیا ہوگا۔
 تم اس کی فکر نہ کرو اسے میں دیکھوں گا۔ ویسے کیا تم اس پر روشنی ڈال سکو گے کہ وہ تمہارے ہی
 مکان کے قریب کیوں آ بیٹھا تھا۔ اور بہانا بھی تو بنایا تو کتیا اور اس کے بچوں کا۔۔
 میں کیا بتاؤں۔ مجھے علم نہیں کہ ایسا کیونکر ہوا۔
 وہ چوری چھپے لیڈی ڈاکٹر زیبا سے بھی ملتا رہا ہے۔
 تو اس سے کیا ہوا۔ وہ میرے بارے میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی کہ کبھی کبھی میرا بلڈ
 پریش رہائی ہو جاتا ہے۔

کک۔۔۔۔۔ کیا بات ہے۔ وہ ہکلائی اور پھر بوکھلا کر چاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

یہ کیا۔۔۔ ہم کہاں ہیں۔۔

میں تو ابھی تک خواب دیکھ رہا ہوں۔

کیا مطلب۔

یہ وہ تہہ خانہ نہیں ہے۔

پھر ہم کہاں ہیں۔۔۔

خدا جانے۔۔ پچھلی رات ہم دونوں بے ہوش کر دینے والی ڈارٹس کا نشانہ بنے تھے۔ اس کے

بعد سے اب ہوش آیا ہے۔

خدا کی پناہ۔۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر رہ گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولی آخر یہ سب کیا

ہو رہا ہے۔ کیا تہہ خانے میں ڈیڈی کے دشمن تھے۔

میں ایسا نہیں سمجھتا۔

تو پھر۔۔۔۔۔

ابھی تک اپنے اسی خیال پر جما ہوا ہوں کہ آپ کے ڈیڈی نے میرے ساتھ کسی قسم کا فراڈ کیا

ہے۔

اگر ایسی بات ہوتی تو میں یہاں تمہارے ساتھ نہ دکھائی دیتی۔

یعنی آپ کا ذہن اس وقت بھی جاگ رہا ہے۔ عمران اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

شش۔۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔

پتا نہیں کتنی دیر بعد ہوش آیا تھا۔ عمران اندازہ نہ لگا سکا۔ کیونکہ گھڑی بھی بند ہو گئی تھی۔ لیکن وہ

تہہ خانہ تو نہیں تھا۔ کیونکہ کمرے میں کھڑکی سے دھوپ آرہی تھی۔ اس نے بستر سے فرش پر

چھلانگ لگائی۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر ٹانگوں کی قوت کا اندازہ لگانے لگا تھا گھٹنوں میں

تھر تھری سی محسوس کی اور پھر بستر پر بیٹھ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

کمرے میں صرف ایک ہی بستر تھا۔ اٹھ کر دروازے کی طرف جھپٹا۔ لیکن وہ مقفل نہیں تھا۔

ہینڈل گھماتے ہی کھل گیا۔۔۔۔ بوکھلائے ہوئے انداز میں وہ باہر نکلا۔۔۔ بائیں جانب

کسی دوسرے کمرے کا دروازہ نظر آیا۔۔ اور ہینڈل گھماتے ہی وہ بھی کھل گیا

تھا۔۔۔ غزالہ سامنے ہی بستر پر سوتی دکھائی دی۔ تنہا ہی تھی۔

عمران نے چپ چاپ دروازہ بند کر دیا۔۔ غزالہ کو جگانے سے قبل ہی پوری عمارت کا جائزہ

لینا چاہتا تھا۔

زیادہ بڑی عمارت نہیں تھی۔ صرف چار کمروں اور ایک کچن پر مشتمل تھی، دو کمرے خالی

ملے۔۔۔ بہر حال اس وقت اس عمارت میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ اس نے

عمارت سے باہر نکلنے کی بھی کوشش کی تھی۔ لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تھک ہار کر پھر اسی

کمرے کے سامنے آکھڑا ہوا۔ جہاں غزالہ سو رہی تھی۔ اس نے اسے آوازیں دیں اور وہ

ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ گویا بے ہوشی کے اثرات زائل ہو چکے تھے۔ اور وہ صرف سوتی رہی تھی۔

قیام کے لئے بری نہیں ہے۔ اور پھر آپ کے ڈیڈی کب چاہیں گے کہ ہم جنگل میں بھٹکتے پھیریں۔

یہ ڈیڈی کا کام نہیں معلوم ہوتا۔

آخر آپ کس بناء پر کہہ سکتی ہیں۔۔۔

وہ صرف تمہارے ساتھ ایسا برتاؤ کر سکتے تھے۔ کوئی باپ اپنی بیٹی کو کسی اجنبی کے ساتھ اس طرح تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔

آدمی کو پرکھنے کے ماہر ہیں آپ کے ڈیڈی۔

کیا مطلب۔۔۔

آپ میرے ساتھ زندگی بھر تنہا رہ سکتی ہیں۔۔۔۔۔ ویسے ان بحثوں میں کیا رکھا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اٹو و جلا دیا ہے۔ اب آپ اپنی کارگردگی کا مظاہرہ کیجئے۔

انڈے تلنا اور ٹوسٹ پر مکھن لگانا بھی نہیں جانتے۔

ناشتے میں پراٹھے کھانے کا عادی ہوں۔۔

اور میں تمہارے لئے پراٹھے پکاؤں گی۔

اچھے لوگ ملازموں کو بھی اپنے ہی جیسا سمجھتے ہیں۔

مجھے آٹا گوندھنا نہیں آتا۔

افسوسناک۔۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

منہ بنار ہاتھا۔۔۔۔۔ دفعتاً وہ اس کی طرف مڑی۔

یہ کیا کر رہے ہو۔

حیرت کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

کوئی الٹی سیدھی بات نہ کہہ دینا۔ میرا دماغ اس وقت ٹھیک نہیں ہے۔

جی بہت اچھا۔۔۔۔۔ سعادت مندانہ انداز میں کہہ کر وہ اسٹوو میں تیل چیک کرنے لگا۔

ہاں سب کچھ موجود ہے۔۔۔۔۔ غزالہ پر تشویش لہجے میں بولی۔ لیکن میری عقل کام نہیں کرتی۔

عقل تو آرام کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ اسے کام سے کیا سروکار۔۔۔۔۔ کام تو دل کرتا ہے۔

چوپیس گھنٹے دھڑکتا رہتا ہے۔

اس نے پھاڑ کھانے والے انداز میں دیکھا اور پکن سے نکل گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد پھر آئی۔

چند لمحے اسے گھورتی رہی اور بولی میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہیں کوئی فکر ہی نہیں ہے۔

اگر ناشتے کی صورت نہ نکل آتی تو فکر کی بات تھی۔

تو ہم یہاں اسی طرح بند رہیں گے۔

باہر نکلے بھی تو جائیں گے کہاں۔۔۔۔۔ جس حد تک کھڑکیوں سے باہر دیکھ سکا ہوں اس

سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ عمارت کسی جنگل میں واقع ہے۔

اچھا تو پھر۔

جنگل میں شیر، چیتے بھی ہوتے ہیں۔ اور سانپ بچھو بھی۔ لہذا فی الحال یہ صاف ستھری جگہ بھی

لیکن اس سے ڈیڈی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

سب سے بڑا الجھاؤ یہی ہے کہ آخر آپ میرے ساتھ کیوں پائی جاتی ہیں۔ اگر میں تہہ خانے کے راز سے واقف ہو گیا تھا تو بڑی آسانی سے میرا گلا گھونٹ کر یہ شہادت ضائع کی جاسکتی تھی۔ اور آپ کو بہر حال سمجھا بجھا لیا جاتا۔ آخر وہ باپ ہیں اور آپ بیٹی۔۔۔

شکر ہے کہ اس بات پر تمہیں مجھ سے اتفاق ہے۔۔۔

بالکل ہے۔۔۔ لیکن پھر۔۔۔۔۔ سیٹھ صاحب کا کیا رول ہے اس کہانی میں۔۔۔ میں کیا جانوں۔۔۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کے ڈیڈی کسی کے مہرے ہوں۔ میں نہیں سمجھی۔۔۔

کوئی اور اس تہہ خانے کو استعمال کر رہا ہو۔ اور آپ کے ڈیڈی اس کے دباؤ میں ہوں۔۔۔ اوہ ٹھریئے۔۔۔

عمران خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا جب ہم تہہ خانے میں پہنچے تھے اس وقت وہ بے ہوش ہی تھے۔

اور تمہارے بیان کے مطابق وہ صبح تک ہوش میں نہ آئے ہوں گے۔

نہیں ایسی ادویات بھی موجود ہیں جن کے انجکٹ کر دینے سے بے ہوشی رفع ہو جاتی ہے۔۔۔ لیکن اسی صورت میں جب ایسا ہوا ہو۔۔۔ غزالہ بولی۔

ناشتہ پھر ہوتا رہے گا۔ ہمیں اس صورتحال پر غور کرنا چاہئے۔

کوئی فائدہ نہیں۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ کیا مطلب۔۔۔

اب تو آرام سے بیٹھ کر یہ دیکھنا ہے کہ آئندہ کیا ہوتا ہے۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

محترمہ۔۔۔۔۔ محترمہ۔۔۔۔۔ آپ پھر بھول رہی ہیں کہ ہم پر وہ سب کچھ آپ کے بنگلے ہی میں گذری تھی کہیں اور نہیں۔

لیکن وہ سب میرے لئے قطعی اجنبی تھے۔ نہ ان لوگوں کو پہلے کبھی دیکھا تھا جو ڈیڈی کے بیڈروم میں آئے تھے اور نہ انھیں جن سے تہہ خانے میں ملاقات ہوئی تھی۔

انھوں نے تو پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ سیٹھ صاحب کے پوشیدہ محافظ تھے اور پوشیدہ محافظوں کیلئے تہہ خانے سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

اچھا تو پھر یہ بھی ناممکن ہے کہ وہ ہمیشہ تہہ خانے ہی میں بند رہتے ہوں۔ باہر ضرور آتے ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ لفٹ گھر کے اندر ہی ہے۔ لہذا کبھی تو کوئی دکھائی دیا ہوتا۔

ہو سکتا ہے۔۔۔ لفٹ کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی ہو۔۔۔

بہر حال تم ڈیڈی کو ملوث کرنے پر تل گئے ہو۔۔۔۔۔

حالات مس صاحبہ حالات سراسر اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

بڑھ گئی تو تیز لہجے میں بولی۔ کچھ سوچا تم نے
جی ہاں وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

کیا سوچا۔۔۔

دنیا بڑی واہیات جگہ ہے۔ اب چل کر جنت میں رہنا چاہئے۔۔۔
اپنے نام ہی کی طرح بے تکے بھی ہو۔۔۔

گالیاں کھانے کی تنخواہ الگ دے دینی پڑے گی۔ ورنہ محتاط رہئے۔
تم آخر ہو کیا بلا۔۔۔۔۔

کئی بار آپ یہ سوال کر چکی ہیں لیکن میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔
میں کہتی ہوں یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔
شاید تیسری بار یہ مشورہ بھی دے رہی ہیں۔
لیکن تم اس پر عمل نہیں کرو گے۔

کیوں در بدری کی سوچھی ہے۔ خدا نے چھت مہیا کر دی ہے۔ چین سے بیٹھی رہئے۔
شاید اس صدمے سے سچ مچ تمہارا الٹ گیا ہے۔

جودل چاہے سمجھ لیجئے۔ عمران نے لا پرواہی سے کہا۔

اچھا تو پھر میں ہی کوئی دروازہ توڑنے کی کوشش کرتی ہوں۔ نہ ٹوٹا تو مٹی کا تیل چھڑک کر آگ
لگا دوں گی۔

آپ نے بالکل ٹھیک بات کہی ہے کہ بُرا سے بُرا باپ بھی اپنی بیٹی کو اس طرح کسی غیر آدمی کے
حوالے نہیں کر سکتا جس طرح آپ میرے سر پڑی ہیں۔

گفتگو میں مناسب الفاظ استعمال کرو۔ ورنہ سر توڑ دوں گی۔

حیرت ہے کہ آپ ایسے حالات میں بھی مجھ سے ادب لطیف سننا چاہتی ہیں۔

وہ خاموش رہی۔ سر جھکائے کسی سوچ میں گم ہو گئی تھی۔ عمران نے فراینگ پین میں مکھن ڈال
کراؤڈے توڑنے شروع کر دیئے۔

لیکن تمہارا اطمینان قابلِ داد ہے۔ غزالہ نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

یا زندہ رہوں گا یا مر جاؤں گا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا لہذا خواہ مخواہ فکر مندی کا روگ
پالنے سے کیا فائدہ۔ ویسے اگر آپ اسی دوران میں آٹا گوندھنے کی مشق بہم پہونچالیں تو
آئندہ زندگی میں کام آئے گی۔

اب کچھ دیر کیلئے خاموش ہو جاؤ۔۔۔

ہاں مین بھی یہی سوچ رہا تھا کہ قبل اس کے کہ کوئی تازہ مصیبت نازل ہو جائے ہمیں ناشتہ کر لینا
چاہئے۔

اور پھر اس نے سچ مچ خاموشی اختیار کر لی تھی۔ ناشتے کے دوران میں بھی نہیں بولا تھا۔ لیکن اب
غزالہ کے چہرے سے صاف پڑھا جاسکتا تھا کہ اسے اس کی خاموشی گراں گذر رہی ہے۔ بار
بار اسے غور سے دیکھنے لگتی تھی۔ لیکن وہ سر جھکائے کافی پیتا رہا۔ آخر جب وہ گھٹن حد سے زیادہ

Released on 2008

Page 33

ہم تو صرف دھمکا کر لے جانا چاہتے تھے لیکن باہر گولی مار دی جائے گی۔ کسی جانب سے دو فائر ہو نکلے اور تمہارے ہی ساتھ گاڑی بھی ضائع ہو جائی گی۔

اب کیا خیال ہے۔ عمران نے احمقانہ انداز میں غزالہ سے سوال کیا۔
یہ ہمیں بہکا رہے ہیں۔

یقین نہ کرنے کی صورت میں وہی ہوگا جو ہم کہہ رہے تھے۔ ان میں سے ایک بولا۔
خواہ مخواہ بات بڑھائی ہے تم دونوں نے میں کہہ رہا ہوں کہ تنہا نہ جاؤں گا۔ اور یہ ایک جیتی جاگتی خاتون ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے ہیں پھٹ جائیں گی۔ عمران نے کہا۔
ہم سے صرف تمہارے لئے کہا گیا تھا۔
کس نے کہا تھا۔

غیر ضروری سوال ہے۔

اچھا تو اب جاؤ اور اس تک میری پیشکش پہنچا دو۔۔۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔ اس جنگل سے باہر نہیں نکل سکوں گا۔ لہذا عمارت سے نکل جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔
وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئے۔

ت۔۔۔۔۔ تم انھیں جانے دو گے۔ غزالہ نے حیرت سے کہا۔

ہم دونوں کی عافیت اسی میں ہے۔ انھوں نے جس خطرے کا ذکر کیا ہے اس کا احساس مجھے پہلے ہی سے تھا۔

کچھ بھی ہو۔ ہم دونوں جہاں بھی رہیں گے۔ ساتھ رہیں گے۔ ورنہ دونوں ہی مرنے کو تیار ہیں۔ غزالہ آہستہ آہستہ پروقار انداز میں بولی۔

ٹھیک اسی وقت عمران کی لات مسلح آدمی کے اس ہاتھ پر پڑی تھی جس میں اسٹین گن تھی۔ اسٹین گن اچھل کر دور جا پڑی۔ دوسرے آدمی نے اس کی طرف بڑھنا چاہا تھا لیکن غزالہ نے اس کا راستہ روک لیا۔

عمران نے اسٹین گن کے لئے چھلانگ لگائی۔ اور اسٹین گن سمیت دور تک فرش پر پھسلتا چلا گیا۔ وہ دونوں پہلے ہی دوڑ پڑے تھے لیکن قریب پہنچنے سے قبل ہی عمران اٹھ گیا۔ اسٹین گن اب اس کے ہاتھوں میں تھی۔

اور میں اس کے استعمال سے بھی واقف ہوں دوستو اس نے سر دلچے میں کہا۔
دونوں جہاں تھے وہیں رک گئے۔

اور اب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو۔۔۔۔۔ عقب سے غزالہ نے کہا۔ دونوں نے خاموشی سے تعمیل کی۔ غزالہ آگے بڑھ کر ان کی جیبیں ٹٹولنے لگی۔

یہ آپ کیا کر رہی ہیں عمران نے پوچھا۔

گاڑی کی چابی تلاش کر رہی ہوں غزالہ نے جواب دیا۔ انہیں یہیں بند کر کے نکل چلیں گے۔
دفعۃً وہ دونوں ہنس پڑے۔

اب تم بتاؤ کہ اس میں مزاح کا پہلو کہاں سے نکلتا ہے۔ عمران نے ان سے پوچھا۔

مناسب نہ ہوگا۔ دروازوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی کہہ رہی تھی۔
اوہ۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ لیکن اگر ہم گن لئے بغیر واپس گئے تو ہماری
خیر نہیں۔

تم سفارت پر تو آئے نہیں تھے۔ گن سمیت واپس گئے تو زیادہ تھری تھری ہوگی کہ مسلح ہونے
کے باوجود بھی مجھے نہ لے جاسکے۔۔۔۔۔ اب تو بہانہ کر سکو گے کہ کن کے زور پر میں نے تمہیں
واپس کر دیا۔۔

یہ بات تو ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔ دوسرا جلدی سے بولا۔ اور پہلا بھی اس سے متفق ہو گیا۔
پھر وہ باہر چلے گئے تھے۔ دروازہ بند ہو جانے کے بعد ہی عمران غزالہ کی طرف پلٹا تھا۔
تم سچ مچ پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔۔ وہ اسے ڈیکھ کر غرائی۔
سارجنٹ نیمو نے اسے تاک لیا تھا۔ پستہ قد اور گھیلے جسم کا آدمی تھا۔ گھنی اور ڈھلکی ہوئی
مونچھوں کے اوپر چھوٹی چھوٹی چمکدار آنکھیں کچھ اچھا تاثر نہیں رکھتی تھیں۔ اول درجے کا
چالات اور پھر تیل آدمی معلوم ہوتا تھا۔

دو دنوں سے مسلسل وہی نیمو اور صفدر کا تعاقب کرتا رہا تھا۔ اس وقت ان کے ساتھ روزا
میکسوئیل بھی تھی۔ نیمو کارڈ رائیو کر رہا تھا۔ اور وہ اس کے ساتھ اگلی ہی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ صفدر
پچھلی سیٹ پر تھا۔ نیمو نے عقب نما آئینے کا زاویہ متعاقب کی گاڑی پر نظر رکھنے کے لئے بدلتے
ہوئے کہا۔ مس میکسوئیل اگر تمہیں یہاں کی عدالت سے سزا مل جائے تو تمہارا کیا حشر ہوگا۔

اور میں اسے تمہاری حکمت عملی سمجھ لوں غزالہ طنزیہ لہجے میں بولی۔
جودل چاہے سمجھ لیجئے۔ لیکن میں کوئی غیر محتاط قدم نہیں اٹھا سکتا۔
تو ہم جائیں۔ ایک نے پوچھا۔

ضرور۔۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔۔
لاؤ گن واپس کر دو۔۔

ہاتھ آیا ہوا اسلحہ واپس کر دینے والے کو ڈیم فول کہتے ہیں۔ تمہیں خالی ہاتھ واپس جانا پڑے گا۔
غزالہ جھنجھلاہٹ میں ان کی جامہ تلاشی لینا بھول گئی تھی۔ عمران نے اسٹین گن کو جنبش دیکر کہا۔
صدر دروازے کی طرف حضرات۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے صدر دروازے کی طرف چل پڑے تھے۔ عمران ان کے پیچھے
تھا۔۔۔ اور غزالہ جہاں تھی وہیں رک گئی تھی۔
دروازے کے قریب پہنچ کر عمران نے کہا۔ دروازہ کھول کر باہر نکلو۔ لیکن بار سے دروازہ بند کرنا
مت بھولنا۔ ورنہ وہ لڑکی مجھے پھر ورغلائے گی۔

میں نہیں سمجھا۔

آنکھ کھلتے ہی اس نے دروازہ توڑ دینے کی فرمائش جڑی تھی۔ عمران نے کہا۔
اور تم نے انکار کر دیا تھا۔

ظاہر ہے۔۔۔ اتنا بیوقوف تو نہیں ہوں۔ اپنے باس کو سمجھا دینا کہ اسے یہاں تنہا چھوڑنا

ہرگز نہیں۔ تم دونوں بید شریف النفس ہو۔

بس تو پھر صبر کرو۔۔۔ اور دیکھو کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

تم دونوں کہاں رہتے ہو۔

ہمارا کوئی خاص ٹھکانہ نہیں ہے۔

مجھے تنہا کیوں ڈال دیا ہے۔ رات کو بہت ڈر معلوم ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ تم اسے پسند بھی کرو گی یا نہیں

میں نہیں سمجھی۔۔۔۔

یہی کہ اگر ہم بھی تمہارے ساتھ اسی عمارت میں رہیں۔

میں پسند کیوں نہیں کروں گی۔ تم لوگ عجیب قسم کی باتیں کرتے ہو۔

بات دراصل یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے ہم بھی پولیس کی نظروں میں آ گئے ہیں۔ اس لئے آجکل

ہمارا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہے۔ اپنے آدمیوں میں واپس جا کر انہیں بھی دشواری میں نہیں

ڈال سکتے۔

تب تو اور بھی اچھا ہوگا کہ میرے ساتھ ہی رہو۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ پولیس مجھے یا تم لوگوں کو پکڑ

کیوں نہیں لیتی۔

وہ ہماری صحیح تعداد کا اندازہ لگانے کے بعد ہی ہم پر ہاتھ ڈالے گی۔ ابھی تو صرف ہم دو ہی اس

کی نظروں میں آئے ہیں۔

تباہی اور بربادی کے علاوہ اور کیا ہوگا۔

ہمیں افسوس ہے کہ تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

اگر کچھ نہیں کر سکتے تو پھر اسے عورت کے ساتھ کیوں نہیں جانے دیا تھا۔ مجھے اپنے ساتھ کیوں

لائے تھے۔

بس ہوگئی حماقت۔ اب اسے کہاں تلاش کرتے پھریں۔

میں نہیں سمجھ سکتی کہ جب تنہی لوگ صاحب معاملہ ہو تو مجھے واپس کیوں نہیں بھجوا سکتے۔

میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہ ہمارے فرائض میں شامل نہیں۔ صفدر بولا۔ طہران والے

جائیں۔ ہم نے تو بس اندازہ لگا لیا ہے کہ یہاں کی پولیس کس زاویے سے ہم پر حملہ کر سکتی

ہے۔

خداوند میرا کیا ہوگا۔ روزا لگو گیر آواز میں بولی۔

تم صبر سے کام کیوں نہیں لیتیں۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے اسی دوران میں طہران سے تمہارے لئے

کوئی ہدایت آ جائے۔ نیمنے کہا۔

اور اگر نہ آئی تو۔۔۔۔

اب اس کے لئے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ویسے تمہیں ہمارے ساتھ کیا تکلیف ہے۔

کچھ بھی نہیں

کبھی ہمارا رویہ تمہارے ساتھ نامناسب رہا ہے۔

تم صرف مایوسی کی باتیں کر رہی ہو۔

شاعری کی بھی ضرورت نہیں۔ ایک معمولی سا کام ہے۔ شاید بہتری کی کوئی صورت نکل آئے۔

جس وقت سے ہم باہر نکلے ہیں ایک آدمی ہمارا تعاقب کئے جا رہا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے

میں نہیں سمجھی۔

ممکن ہے کہ کوئی اس کی بھی نگرانی کر رہا ہو کہ اگر اس پر کوئی افتاد پڑے تو وہ اس کی مدد

چلوٹھیک ہے۔۔۔۔ میں سمجھ گئی۔

اب ہم ایک ویرانے کی طرف گاڑی موڑتے ہیں اگر کچھلی گاڑی بھی تعاقب میں آئی تو ہم

گاڑی روک دیں گے۔ اور تم گاڑی سے اتر کر بچاؤ بچاؤ چیختے ہوئی اس گاڑی کی طرف دوڑ

پرانا۔

اس سے کیا ہوگا۔

بس دیکھ لینا۔ تمہیں صرف اتنا ہی کرنا ہے اور نتیجے کی ذمہ داری تم پر نہ ہوگی۔ فی الحال تمہارا

چھلی گاڑی بدستور تعاقب کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد روزانے کہا۔

بہر حال اب تم طہران والوں کو مطلع کرو گے کہ یہاں سچ مچ پولیس حرکت میں آگئی ہے۔

ظاہر ہے۔۔۔

تو پھر ان سے یہ بھی معلوم کر سکو گے کہ اب میرا کیا بنے گا۔۔

تمہارے سلسلے میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ تم ہمارے پروگرام میں شامل نہیں ہو

وایسے ہمیں تم سے ہمدردی ضرور ہوگئی ہے۔ انھوں نے تمہیں پانچ ہزار ڈالر اس لئے نہیں دیئے

تھے کہ تمہیں اپنا دردِ سر بھی بنالیں۔۔۔ اگر اس جنجال سے نکل سکتی ہو تو نکل

جاؤ۔۔۔۔۔ وہ تمہارے لئے کچھ نہیں کریں گے۔ تم محض ایک مہرہ ہو۔ اہمیت کھیل کی

ہوتی ہے مہروں کی نہیں۔ اگر شطرنج کی بساط پر سے کوئی مہر گم ہو جائے تو اس کی جگہ مٹی کی ڈلی

رکھ لیتے ہیں اور کھیل جاری رہتا ہے۔

تو پھر کیا مجھے خودکشی کر لینی چاہئے۔

لیکن پھر ان پانچ ہزار ڈالروں کا کیا ہوگا جو طہران میں تمہارے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرے

گئے ہیں۔۔۔

میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔

جب کچھ سمجھ میں نہ آئے تو دوسروں کے مشورے پر عمل کرنا چاہئے۔ نیبو بولا۔

Released on 2008

Page 38

اسکیم کے مطابق اب اس عمارت کی طرف نہیں جانا تھا جہاں روزا مقیم تھی۔
آخر وہ اسے کہاں لے گیا ہوگا۔ روزا نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔

جہاں مناسب سمجھے گالے جائے گا۔

تمہارے یہاں کی چرس ساری دنیا میں مقبول ہے۔

ہم بہت پیار سے تیار کرتے ہیں۔

ادھر پولیس بھی بہت تیز ہے۔

ہوا کرے۔ چرس باہر جا کر رہتی۔۔۔

ہمارے یہاں کے لوگ پولیس سے بھڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ہم لا جواب ہیں۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ اب کہاں لے آئے ہو۔۔ روزا چونک کر بولی۔ کیونکہ

گاڑی رانا پیلس کی کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہی تھی۔

دوسری جگہ۔ اس طرح پولیس نے ہمارا سراغ گم کر دیا۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ صرف وہی ہماری نگرانی کر رہا تھا۔

قطعی کیونکہ واپسی کے سفر میں مجھے کوئی اور نہیں دکھائی دیا۔ اب وہ عمارت تو ضرور ان کی نظر

میں رہی ہوگی جس میں تم مقیم تھیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی سراغ نہیں۔

تم عجیب ہو۔۔۔ نیو کچھ دیر بعد بولا۔ مغربی ممالک کی لڑکیاں تو بڑی اسمارٹ اور ایڈوانسڈ وینچر کی شائق ہوتی ہیں۔

میں پڑھنے لکھنے والی لڑکی ہوں۔ ان فضولیات میں کبھی نہیں پڑی۔ وہ روہانسی ہو کر بولی۔

خیر۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔۔ قصہ ختم ہو گیا۔ اب تمہیں کچھ نہیں کرنا۔ نیو اس کا شانہ تھپک کر بولا۔

اُدھر تعاقب کرنے والی کی گاڑی شہری آبادی کی طرف مڑ رہی تھی۔

روزانے مڑ کر دیکھا اور بولی وہ اسے کہاں لے جائے گا۔

ان باتوں میں سر نہ کیاؤ۔ یہ بتاؤ تمہاری طبیعت کچھ سنبھلی یا نہیں۔

ہاں۔ اب بہتر ہوں۔

نیمونے انجن اسٹارٹ کیا۔ گاڑی ریورس گئیر میں ڈالی اور پھر اسے سڑک پر لے آیا۔

یہ تجربات زندگی بھر یاد رہیں گے۔ کیا تم لوگوں نے اسے مار ڈالا۔ روز امن منائی تھی۔

ہم قاتل نہیں ہیں۔ نیو نے مسکرا کر کہا۔ صرف بے ہوش کیا ہے۔

قاتل نہ سہی خطرناک تو ہو۔ ایک پولیس والے پر حملہ کر دیا۔

یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ کبھی ہم ان کے قابو میں اور کبھی وہ ہمارے شکنجے میں۔

اب تم لوگ بھی نہیں چچ سکو گے۔

ہماری فکر نہ کرو۔۔۔

پھر میرا کیا ہوگا۔

خیر۔۔۔ یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔ وہ وہاں سے ہٹا دی گئی۔ لیکن ہم بدستور اسی عمارت میں رہیں گے یا ہمیں بھی اس جگہ سے ہٹنا ہے۔
اگر ہم وہاں سے ہٹ گئے تو مزید افراد کس طرح ہمارے علم میں آئیں گے۔
مطلب یہ کہ ہمیں اسی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔
کس لئے۔

جس طرح ہم نے ان کے ایک آدمی کو قابو میں کیا ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہم پر ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔

کیوں نہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ بھی جاننا چاہیں گے کہ ان کا آدمی کہاں غائب ہو گیا۔ لیکن اگر ہم میں سے کوئی غائب ہوا تو ہمارے آدمیوں کو علم ہوگا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے۔
مطلب یہ کہ ہم خود بھی اپنے آدمیوں کی زیر نگرانی ہیں۔
ظاہر ہے۔

لیکن یہ چکر ابھی تک سمجھ نہ آیا۔
چکر سمجھانے والا یہاں موجود نہیں ہے۔ ورنہ چکر بھی سمجھ میں آ جاتا۔
کیا ابھی تک شاہ دارا ہی میں ہیں۔
میں نہیں جانتا۔ تمہارے بیان کے مطابق اگر وہ تار شاہ دارا سے آیا تھا۔ تو وہیں مل جائیں گے۔

تو اب مجھے اپنے بارے میں پرامید رہنا چاہئے۔
باضابطہ طور پر تمہارے لئے واپسی ناممکن ہے۔
نیمو نے اندر پہنچ کر گاڑی روک دی تھی۔ اور اس سے اترنے کو کہا تھا۔
اوہ۔۔۔۔۔ یہ تو کوئی بہت بڑی عمارت ہے۔ کیا یہاں تمہارا باس رہتا ہے۔
باس کہیں نہیں رہتا اور ہر جگہ رہتا ہے۔
میرا خیال ہے کہ اب میں یہاں قیدیوں کی طرح رہوں گی۔
تمہارا خیال درست ہے۔ اگر باہر نکلیں تو سیدھی جیل جاؤ گی۔ کیونکہ تمہارے ہی سلسلے میں فورس کا ایک آدمی غائب ہو گیا ہے۔
میں سمجھتی ہوں۔ تم مطمئن رہو۔ میں باہر نکلنے کی کوشش نہیں کروں گی۔
صفدر برآمدے میں کھڑا ملا تھا۔
اوہ۔ تو وہ بھی یہیں لایا گیا ہے۔ روزا چونک کر بولی۔
اسے بھول جاؤ۔ صفدر بولا۔ اور صرف اپنے بارے میں سوچو۔
وہ کچھ نہ بولی۔ صفدر نے اسے ایک کمرے میں پہنچا دیا تھا۔ اور پھر برآمدے میں واپس آ گیا تھا۔ نیمو یہیں اس کا منتظر تھا۔
کیا ہوش میں آ گیا۔ نیمو نے پوچھا۔
نہیں۔۔۔۔۔ تم نے شاید زور سے ہاتھ جھاڑ دیا تھا۔ سر پھٹ گیا۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو۔

وہ سمجھے ہیں کہ شاید میں آپ ہی کے اشارے پر ادھر متوجہ ہوا ہوں۔

اچھا تو پھر۔۔۔

اب وہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ ان معاملات سے کس حد تک واقف ہیں اور مجھے کتنا بتایا ہے۔
اگر یہ بات ہے تو ڈیڈی بھی خطرے میں ہونگے۔

ہو سکتا ہے۔

اور تم یہاں بیٹھے بتائیں بناتے رہو گے۔

وہ ہمیں قتل کر دیتے۔ اگر یہ نہ معلوم کرنا ہوتا کہ کوئی بات ہم سے آگے تو نہیں بڑھی۔

اب خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

حقیقت عرض کر رہا ہوں میں نے تو بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ نے نہیں بھاگنے
دیا۔۔۔ تہہ خانے میں نہیں جانا چاہتا تھا۔

لیکن تم نے اس وقت اسے اتنی زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔

اہمیت نہ دیتا تو بھاگنے کی کوشش کیوں کرتا۔

وہ کچھ نہ بولی۔ نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا اور پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔ آنکھیں سوچ میں
ڈوبی ہوئی تھیں۔

عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ اب میرا مشورہ سنئے۔ ادھر دیکھئے وہ ہم سے الگ الگ پوچھ گچھ کرنا

شٹ اپ۔

جیسی آپ کی مرضی۔ میں تو دل بہلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

میں کچھ نہیں سننا چاہتی۔

کیا یہ بھی نہیں کہ اس اسٹین گن کا میگزین بالکل خالی تھا۔

کیا مطلب۔

مطلب یہ کہ اسٹین گن صرف دھمکانے کے لئے تھی۔ یعنی وہ نہیں چاہتے تھے کہ سہواً بھی کوئی
گولی چل جائے۔

اب شاید میں بھی تمہاری ہی طرح پاگل ہو جاؤں گی۔

اس سے بہتر کوئی بات نہ ہوگی۔ ویسے اس میں پاگل کر دینے والی کوئی بات نہیں۔

تم چونکہ پورے پاگل ہو چکے ہو اس لئے تمہیں کسی بات کا احساس ہی نہیں ہو سکتا۔

میں آپ کو سمجھا سکتا ہوں کہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ انھیں آپ کے بارے میں غلط فہمی
ہو گئی ہے۔

کن کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔

وہی جن کے مہرے ہیں آپ کے والد صاحب۔

تم خواہ مخواہ الزام تراشیاں کئے جاؤ گے۔۔۔ اگر مہرے نہیں ہیں تو ان کی پوزیشن اور زیادہ

خراب ہو جاتی ہے۔

ہے۔۔۔ جیتی جاگتی دنیا کے مجرم کم سے کم لوگوں کی نظروں میں آنا چاہتے ہیں اور ذاتی پبلسٹی سے دور بھاگتے ہیں۔ خود کو سنگ پرست کہلوا کر اپنی شہرت کو چار چند نہیں لگاتے۔ کچھ لوگ بعض نفسیاتی کمزوریوں کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ جرائم کرتے ہیں اور بار بار دوسروں کے سامنے آتے ہیں۔ محض اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ خود اعتمادی پیدا کر سکیں۔ بابا ایسے ہی لوگوں میں سے معلوم ہوتا ہے۔

ختم بھی کرو۔۔۔۔ وہ اکتا کر بولی۔ میں احتیاط رکھوں گی اس سلسلے میں۔ اور رات کے کھانے کا کیا ہوگا۔

ڈبل روٹی ختم ہوگئی۔۔۔ آٹا گوندھنا نہیں آتا۔۔۔ روٹیاں کبھی پکائیں نہیں۔۔۔۔۔ تو وہ دال اور چاول ملا کر جو ابالتے ہیں۔۔۔ کیا کہتے ہیں اسے لیکن دال مونگ کی نہ ہو۔۔۔۔ کھچڑی۔۔۔

کھچڑی۔۔۔۔ کھچڑی۔۔۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ لیکن مونگ کی دال۔۔۔۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔

بہتر ہے۔۔۔۔ میں پتھر چپا کر گزارہ کر لوں گا۔ لیکن اب کیروسین لیمپ تو روشن کر دیجئے۔ اندھیرا پھیل گیا ہے۔

دفعۃً عجیب سا شور فضا میں گونجنے لگا۔ پہلے تو دونوں ہی بوکھلا گئے تھے۔ لیکن پھر جلد ہی سمجھ گئے۔ بینڈ باجے کی آواز تھی۔ ایسا ہی لگتا تھا جیسے دروازے پر کوئی بارات آٹھری ہو۔

چاہتے ہیں۔ اس لئے صرف مجھے لیجانا چاہا تھا۔ بہر حال آپ انہیں ہرگز یہ نہ بتائیے گا کہ آپ مجھے بابا سنگ پرست اور اپنے ڈیڈی کے تعلقات کے بارے میں کچھ بتا چکی ہیں۔۔۔۔۔ بلکہ سرے اسے اس بابا کا ذکر ہی نہ آئے پائے۔

میں نہیں سمجھی۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔ آخر بابا سنگ پرست کا یہاں کیا ذکر۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ آپ کے ڈیڈی اسی کا مہرہ ہیں۔

اپنے بیان کے مطابق تو تم نے پہلے کبھی ان کا نام تک نہیں سنا۔۔۔۔۔ اب سن لیا ہے نام لیکن شکل آج تک نہیں دیکھی۔

پھر خواہ مخواہ حکم کیوں لگا بیٹھے ہو۔ ان کا شمار شہر کے معززین میں ہوتا ہے۔

بڑے بڑے جرائم کے مرتکب معززین ہی ہوتے ہیں۔ چھوٹے موٹے لوگ نہیں۔

کم از کم میں تسلیم نہیں کر سکتی۔ بلاشبہ مجھے ایسے لوگ پسند نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ میں کوئی بڑا جرم ان سے منسوب کر سکوں۔

اگر آپ نے میرے مشورے پر عمل نہ کیا تو خود بھی آنجمانی ہوگی اور میرے لئے خلد آشیانی ہو جانے کا موقع فراہم کر دیں گی۔

یعنی اگر میں نے بابا سنگ پرست کا حوالہ بھی دیا تو ہم مار ڈالے جائیں گے۔

فی الحال عقل یہی کہہ رہی ہے۔

مسٹر ڈھمپ یہ جیتی جاگتی دنیا کی باتیں ہیں۔ اور بابا سنگ پرست کسی پراسرار ناول کا کردار نہیں

عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچائے کیونکہ خود بھی کسی زمانے میں پرنس آف ڈھمپ رہ چکا تھا۔

دروازہ کھولے جناب۔۔۔۔۔ آواز پھر آئی۔

یہاں کوئی ہر ہائی نس نہیں رہتا۔

دروازہ کھولے یوورائی نس۔۔ حضور نواب صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کے دشمن پسپا کر دیئے گئے ہیں۔

اوہ۔۔۔۔۔ بڑی اچھی خبر لائے ہو تم۔۔۔۔۔ ہم خوش ہوئے۔۔۔۔۔ عمران بولا اور غزالہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ عجیب سا لہجہ لگا تھا۔ بالکل شہزادوں ہی کے سے انداز میں بولا تھا۔

خاصہ بھیجا ہے نواب صاحب نے۔ باہر سے آواز آئی۔

ارے اسکی زحمت کیوں فرمائی۔ ہم کچھڑی پکوانے جا رہے تھے۔

خاموش رہو۔ غزالہ بھنا کر بولی۔

یہ مذاق نہیں ہے محترمہ۔ ہم حقیقتاً پرنس آف ڈھمپ ہیں۔

اس بار ضرور جان سے جاؤ گے۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولی۔

آپ یہ کیوں نہیں دیکھتیں کہ باجے گاجے کے ساتھ آئے ہیں ضرور خاصہ لائے ہوں گے۔

خاصہ کیا۔۔۔۔۔

عمران نے ہونٹوں کی طرح غزالہ کی طرف دیکھا اور پھر صدر دروازے کی جانب آنکھیں پھاڑنے لگا۔

پھر ایسا معلوم ہوا جیسے دروازہ بھی پیٹا جا رہا ہو۔ غزالہ جلدی سے کچن کی طرف دوڑ گئی اور لیمپ روشن کر لائی۔

دروازہ اب بھی پیٹا جا رہا تھا۔ اس نے عمران سے کہا دروازہ ہرگز مت کھولنا۔

لیکن بینڈ باجالے کریں آئے ہیں۔

میں کیا جانوں

میں تو ادھر کے رسم و رواج سے واقف نہیں ہوں۔ ہو سکتا ہے ایسے مواقع پر بینڈ باجہ بھی لاتے ہوں۔

کیسے مواقع پر۔۔۔ غزالہ آنکھیں نکال کر بولی۔

مطلب یہ کہ۔۔۔

وہ کچھ اور نہ کہہ سکا۔۔۔ کیونکہ اس کا ذہن اچانک طاری ہونے والے سناٹے کی طرف متوجہ

ہو گیا تھا۔۔۔ باجوں کی آوازیں تھم گئی تھیں۔ اور دروازہ بھی نہیں پیٹا جا رہا تھا۔ یہ دونوں

بدستور راہداری میں کھڑے تھے۔ اور غزالہ نے دونوں ہاتھوں سے کیروسین لیمپ پکڑ رکھا تھا۔

ایک بیک باہر سے آواز آئی۔ دروازہ کھولے یور ہائینس آپ نواب آف چھاپک ٹولا کے

مہمان ہیں۔۔۔۔۔ حضور نواب صاحب نے خاصہ بھجوا یا ہے۔

Released on 2008

Page 45

Released on 2008

Page 46

ہیں۔۔۔۔۔ مجھے معلوم نہیں۔

اتنے میں زنانہ جوتوں کی کھٹ کھٹ سنائی دی تھی۔ اور عمران سوچنے لگا کہ غزالہ تو چپلیں پہنے ہوئی تھی۔ یہ ٹاپ ہیل والے کہاں سے نصیب ہو گئے۔

اور پھر وہ سچ مچ متحیر رہ گیا کیونکہ اس کمرے میں داخل ہونے والی غزالہ نہیں بلکہ جولیا نافٹرواٹر تھی۔

اس کا منہ بھی حیرت سے کھلا تھا۔ اور پھر اس نے سختی سے جبرے بھیج لئے تھے۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو عمران سے سوال کیا گیا۔ صورت تو کچھ جانی پہچانی سی لگتی ہے۔۔۔ کہیں دیکھا ضرور ہے۔۔

تم جھوٹے ہو۔۔۔۔۔ یہ تمہارے ہی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ میرا گروپ۔۔۔ عمران نے حیرت سے کہا۔۔۔ میرا کوئی گروپ نہیں ہے۔۔۔ ڈھول بجانا تک تو آتا نہیں مجھے۔۔۔۔۔ تم گروپ کی بات کر رہے ہو۔ ہم میں سے ایک تمہیں اس کے ساتھ بھی دیکھ چکا ہے۔ اس نے اس وقت زیادہ پی رکھی ہوگی۔

خاموش رہو۔

تم ہی مضحکہ خیز باتیں کر کے مجھے بولنے پر مجبور کر دیتے ہو۔

دفعۃً ایک نقاب پوش نے عمران کی طرف ہاتھ بڑھا کر جولیا سے پوچھا۔ یہ کون ہے۔

اُن مواقع پر میرا معدہ ٹھیک نہ رہا ہوگا۔

بات نہ بڑھاؤ ایک اور نقاب پوش بولا۔ لیکن مخاطب چابک والے نقاب پوش سے تھا۔ اس نے پھر کہا۔ اس عورت کو یہاں بلواؤ

چابک والے نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں دو مسلح اپنی اسٹین گنیں سنبھالے کھڑے تھے۔

اس عورت کو لاؤ نقاب پوش نے کہا۔ اور ان میں سے ایک باہر چلا گیا۔ لیکن عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ میں نے اسے ابھی تک اطلاع نہیں دی کہ مجھے اس سے وہ ہوگئی ہے۔

تمہیں کبھی کسی سے وہ نہیں ہوئی۔ خاموش کھڑے رہو۔ ہمیشہ خاموش ہی ہوتی ہے۔ بولتی ہوئی کبھی نہیں ہوئی۔۔۔ خاموش محبت میں جولڈت ہے وہ اظہار میں نہیں ملتی۔

تم ہمیں بیوقوف نہیں بنا سکتے پرنس آف ڈھمپ۔ ہم میں سے ایک تمہیں انگلینڈ کے ونڈلیر کیسل میں دیکھ چکا ہے ڈچز آف ونڈلیر تو تمہیں یاد ہوگی۔

اچھی طرح یاد ہے۔۔۔ دراصل بے خودی میں کبھی کبھی میں اپنے قد سے بھی اونچا چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن پہلی ہی محبت میں ساری چوکڑیاں بھول گیا ہوں۔ ویسے تم لوگوں نے ظلم کیا کہ اس طرح ملا کر جدا کر دیا۔۔۔۔۔ اس حرکت کو اردو ادب میں کیا کہتے

میں باقاعدہ طور پر جیلانی سیٹھ کے ہتھے چڑھ گیا۔ آخر اس تہہ خانے میں ہوتا کیا ہے جس کا علم ان کی صاحبزادی کو بھی نہیں۔

تم دراصل یہی معلوم کرنا چاہتے تھے۔

میں نہیں معلوم کرنا چاہتا۔ بلکہ ان کی صاحبزادی اس چیز کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی تھیں۔ جس کی وجہ سے سیٹھ جیلانی پر ایسے مظالم ہو رہے تھے۔ ایک بازو ہی توڑ کر رکھ دیا۔

کیوں بکواس کر رہے ہو۔ تم نے اسے خواب آور دوا دیکر معلوم کر لیا تھا کہ بازو صبح سلامت ہے۔

کیا کرتا۔ ان کی شکل ہی سے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ بازو ٹوٹ گیا ہے۔ ظاہر ہے اصلیت معلوم ہو جانے کے بعد مجھے تشویش ہوئی ہوگی کہ آخر اس فراڈ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ بس ثابت ہوا کہ سیٹھ صاحب صرف میری اصلیت معلوم کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ یہ بھی حماقت تھی جبکہ تم لوگ مجھے اچھی طرح جانتے تھے۔

ہم تو یہاں تمہاری موجودگی کی وجہ جاننا چاہتے ہیں۔

کہو تو اب دو چار عشقیہ اشعار بھی سنا دوں۔ عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔

علی عمران۔۔۔۔۔ شاہ دارا میں تمہاری دھجیاں اڑ جائیں گی۔ یہ تمہارا شہر نہیں ہے۔۔۔۔۔ ہم تمہارے باپ یا سرسلطان کی پہنچ سے باہر ہیں۔

اسی لئے اس قدر پریشان نظر آتے ہو۔

معاوضے وصول کر لیتا ہوں۔

سرسلطان نے جو سیکرٹ سروس ترتیب دی ہے اس کا سربراہ کون ہے۔

اب پھر تم نے ایسا ہی سوال کیا ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔۔۔ ذرا آسان سوال پوچھو کہ میں جلدی سے اس پری چہرہ کو دوبارہ دیکھ سکوں جس کی وجہ سے اس حال کو پہنچا ہوں۔

تم نے پھر غیر متعلق باتیں شروع کر دیں۔

بھائی صاحب۔ سرسلطان نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ انہوں نے سیکرٹ سروس ترتیب دے رکھی ہے۔ پھر مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کا سربراہ کون ہے۔ مجھے تو براہ راست سرسلطان سے کیس ملتے ہیں۔ کیس کیا۔۔۔۔۔ کیس کا ایک آدھ حصہ۔۔۔۔۔

وضاحت کرو۔۔۔

مطلب یہ کہ کبھی کبھار ان کے لئے معلومات فراہم کر دیتا ہوں۔ چونکہ شہر بھر کے بد معاش مجھ پر ترس کھاتے ہیں۔ اس لئے ان کو توسط سے میرا پیٹ بھی پلتا رہتا ہے۔

تو یہاں تمہیں سرسلطان نے بھیجا تھا۔

قسم کھا سکتا ہوں کہ انہوں نے کبھی مجھے عاشق ہو جانے کا مشورہ نہیں دیا۔ اس معاملے میں بالکل ٹھس آدمی ہیں۔

تم غلط کہہ رہے ہو کہ تمہیں یہاں سرسلطان نے نہیں بھیجا۔

اگر تم یقین کرنے پر تیار نہیں تو میں تمہیں کسی طرح بھی یقین نہ دلا سکوں گا۔ عجیب اتفاق ہے کہ

ہمارا خیال ہے کہ اس کے سربراہ تم ہی ہو۔۔۔

تو تمہیں اسی سے ہدایات ملتی ہیں۔

اور تم آجکل ان کیلئے اس لڑکی کے بارے میں معلومات فراہم کر رہے ہو جو طہران (تہران) سے آئی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اب ان سے کیا پوچھیں۔ دفعتاً عمران بولا۔

پوچھو۔۔۔۔۔ نقاب پوش چونک کر بولا۔

Released on 2008

پھر یہاں میری موجودگی کی وجہ جاننے کے لئے اتنے پاڑ کیوں بیل رہے ہو۔

خاصا اضافہ کر دیا ہے میں نے تمہاری معلومات میں۔

تم تو خواہ مخواہ اجنبی لوگوں کو سامنے لا کر ان سے میری جان پہچان ثابت کرنے کی بھی کوشش کرتے ہو۔

تو تم اس عورت جو لیانا فطر واٹر کو نہیں جانتے۔

نہیں میں نہیں جانتا۔۔۔ پتا نہیں تم لوگ کس قسم کے بخار میں مبتلا ہو گئے ہو۔ میں فی الحال صرف مریض عشق ہوں۔

صرف بارہ گھنٹے۔۔۔۔۔ تمہیں صرف بارہ گھنٹے دیئے جاتے ہیں۔

کس بات کے۔۔

محکمہ خارجہ کی خصوصی سیکرٹسروس کے سربراہ کے بارے میں۔۔۔

بس۔۔۔۔۔ عمران اس کی بات کاٹ کر بولا۔ نہ بارہ گھنٹے نہ بارہ دن۔۔۔۔۔ حسن کے

بارے میں میں کچھ نہیں جانتا کیا بتا سکوں گا۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے اس کے لئے تمہیں سرسلطان

Page 51

نقاب پوش آہستہ آہستہ کرسی سے اٹھا تھا اور بڑی متانت سے چلتا ہوا کمرے کے وسط میں آ گیا۔ پھر چابک کی سائیں کمرے میں گونجی اور عمران چھلانگ لگا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ وار خالی گیا تھا۔

نقاب پوش نے پھر بڑی پھرتی سے چابک گھمایا لیکن عمران نے اس بار بچنے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ سیدھا نقاب پوش کی طرف دوڑ گیا تھا۔ اس طرح چابک اس کے جسم سے لپٹتا چلا گیا۔ نقاب پوش کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا۔ اور عمران پوری قوت سے اس سے جا ٹکرایا۔ دونوں فرش پر گرے تھے پھر قبل اس کے کہ نقاب پوش اپنی کوشش سے اٹھ سکتا۔ عمران اسے بھی سمیٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور اسی طرح وہ اسے ڈھال بنا کر اسٹین گن والے کی طرف مڑتا ہوا بولا۔

اب یوں فائر کرو کہ گولی اس کے جسم کو چھیدتی ہوئی میرے جسم میں پیوست ہو جائے۔ اسٹین گن والے کے ہاتھ کانپ کر رہ گئے۔

نقاب پوش اس کی گرفت سے نکل جانے کے لئے پورا زور صرف کر رہا تھا لیکن کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔

اگر کوئی بھی قریب آیا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ اگر تم لوگ واقعی مجھ سے واقف ہو تو یہ بھی جانتے ہو گے کہ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ عمران نے کہا۔

جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔ پھر عمران اسٹین گن والے سے بولا۔ پہلے تم اسٹین گن فرش پر ڈال دو۔ پھر دروازہ بولٹ کر دو۔ چلو جلدی کرو۔ ورنہ یہ میرے ہاتھوں۔

اس عمارت میں بھی تہہ خانہ موجود ہے اور چاروں کمروں میں اس کے راستے موجود ہیں۔ ایک بڑی الجھن رفع کردی تم نے۔۔۔۔۔۔ میں سمجھا تھا شاید کچھ جادو وادو کی کہانی بتاؤ گے۔۔۔۔۔۔ بس اب جلدی سے مجھے اس سے ملا دو۔۔۔

تم اب اس سے نہیں مل سکتے۔۔۔

بڑا دھوکا کھایا۔۔۔۔۔۔ عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔

خواہ مخواہ تمہارے سوالات کے جواب دیتا رہا۔ میں تو سمجھا تھا کہ اس کے بعد تم مجھے اس کے پاس پہنچا دو گے۔

تم نے ابھی تک ہمیں صرف وہی بتایا ہے جو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں۔

یا پھر وہ پوچھا ہے جس کا علم مجھے نہیں ہے۔

صرف بارہ گھنٹے علی عمران۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد قتل کر دیئے جاؤ گے۔۔۔

تمہاری وجہ سے قتل ہو جانے کا بھی تجربہ بھی ہو جائے گا۔ بہت شکریہ۔ لیکن یہ تم ہاتھ میں چابک کیوں لئے بیٹھے رہتے ہو۔ دوسرے تو خالی ہاتھ ہیں۔

شکر کرو کہ تمہیں چابک کا تجربہ نہیں ہوا۔

چلو یہ بھی ہو جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ یہ بات ہے۔

ہاں۔۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔۔ آ جاؤ میدان میں۔ عمران نے ہاتھ ہلا کر اسے لکارا تھا۔

[illegible]

دفعاً کسی نے دروازے پر دستک دی۔۔۔ عمران انہیں کورکتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔ پھر اس نے دروازہ اس طرح کھولا تھا کہ خود اوٹ میں ہو گیا۔ جولیا کو ساتھ لے جانے والا مسلح آدمی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس کی نظر نقاب پوشوں پر پڑی اور اپنے ساتھی پر پڑی۔ اور وہ متحیرانہ انداز میں پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہوا، یہی تھا کہ عمران والی گن اس کی کنپٹی سے جا لگی۔

اس نے کنکھیوں سے عمران کی طرف دیکھنے کی کوشش کی تھی اور گن ہاتھ سے چھوڑ دی تھی۔

مسلم آدمی نے خاموشی سے تعمیل کی تھی۔۔۔۔ جب وہ دروازہ بند کر چکا تو عمران نے اس سے کہا۔ اب اسٹین گن کو ٹھوکر مار کر میری طرف روانہ کر دو۔

اس کی گرفت میں آیا ہوا نقاب پوش گلو خلاصی کے لئے خاموشی سے جدوجہد کئے جا رہا تھا۔
تو کیا مار ہی ڈالوں۔ عمران دھاڑا۔

اب کیا خیال ہے دوستو۔۔۔ اس نے انہیں للکارا۔

نقاب پوش ہتھیلیاں ٹیک کر فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اب اس کے جسم میں اسکی بھی سکت نہ رہی ہو۔

کروں گا۔

اپنی خیر مناؤ۔۔۔ نقاب پوش مضحکہ انداز میں ہنس پڑا۔

میں کہتا ہوں خواہ مخواہ بات نہ بڑھاؤ۔۔۔۔۔ لڑکی میری ذمہ داری تھی۔ اسے میرے حوالے

کردو۔۔۔۔۔ میں اسے گھر تک پہنچا دوں گا۔۔۔۔۔ پھر تم لوگ تو ہو ہی

زبردست۔۔۔ دوبارہ اٹھالان۔۔۔

اور تمہیں کس خوشی میں چھوڑ دیا جائے۔

اسی خوشی میں کہ تم لوگ میرے لئے فطعی اجنبی ہو۔۔۔ بس اتفاقاً دم بھڑ ہو گئی۔ جن معاملات کا

میری ذات سے تعلق نہ ہوان میں دخل اندازی نہیں کرتا۔

ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ تم نے دخل انداز ہونے کی کوشش کی ہے۔

محض غلط فہمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں صرف لڑکی میں دلچسپی لے رہا تھا۔ تم لوگ تو خواہ مخواہ

نازل ہو گئے۔

دفعۃً دونوں نے کھانسا شروع کر دیا۔ جو نقاب پوش نہیں تھے۔۔۔ عمران کے کان کھڑے

ہو گئے۔ کیونکہ اس نے بھی کسی قسم کی گیس کی بو محسوس کر لی تھی۔۔۔ سانس روکے کھڑا

رہا۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ سے چلتا ہوا ان لوگوں کے عقب میں چلا گیا۔

وہ دونوں بری طرح کھانستے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تھے لیکن نقاب پوش پہلے ہی کی

طرح پر سکون کھڑے رہے۔ پھر عمران کو اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ بظاہر معمولی

تم بھی اسی طرح کھڑے ہو جاؤ عمران نے کہا۔

اور وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کے قریب جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ عمران نے دروازہ بند کر کے

بولٹ کیا اور کسی قدر فاصلے سے ان کے سامنے آکھڑا ہوا۔

خواتین و حضرات اس نے انہیں مخاطب کیا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب میں آپ کا چار

[illegible]

لئے کہا کہ میں نے آپ پانچوں میں سے تین کی آواز تک نہیں سنی۔ اس لئے شبہ ہوتا ہے کہ

آپ میں کوئی خاتون بھی ہو سکتی ہیں۔

وہ کچھ نہ بولے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ آپ نے میرے پہلے عشق میں کھنڈت ڈالی ہے

اس لئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اردو شاعری کے اعتبار سے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا

جائے۔۔۔۔۔ رقیبوں کے متحدہ محاذ کی مثال اردو شاعری کی تاریخ میں تو نہیں ملتی۔۔۔ پتا

نہیں یہ طریقِ کار آپ نے کہاں سے اخذ فرمایا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ تم یہاں سے نکل نہیں سکو گے۔۔۔ وہی نقاب پوش بولا جس نے شیخی میں

آ کر عمران پر چابک برسانے کی کوشش کی تھی۔

میرے نکل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں وہ غزل حسن وہاں میں۔۔

وہ یہاں نہیں ہے۔۔

پھر کہاں ہے۔۔۔ مجھے اس کا پتہ بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں

دوسری راہداری میں مڑ گیا۔

یہ راہداری پہلی کی نسبت مختصر تھی اور یہاں ایک جانب صرف ایک ہی دروازہ نظر آیا تھا۔۔۔۔۔ اسے بھی جلدی سے کھول کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔ نکلو جلدی سے۔۔۔۔۔ یہ اکڑوں کیوں بیٹھی ہوئی ہو۔

جولیا اچھل پڑی۔ کیونکہ اس کا رخ دروازے کی طرف نہیں تھا۔

کک۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔ لیکن عمران نے کچھ کہے بغیر اس کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے راہداری کے سرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں سے بائیں جانب ایک دوڑھائی فٹ چوڑا راستہ تھا جو خاصا طویل ثابت ہوا۔

اور پھر اس کے اختتام پر تو عمران بھی اچھال پڑا تھا۔۔۔۔۔ یہ تو وہی جگہ تھی جہاں وہ اور غزالہ بے ہوشی طاری کرنے والی ڈارٹوں کا نشانہ بنائے تھے۔ یعنی غزالہ کے بنگلے والا تہہ خانہ تھا۔۔۔۔۔ سامنے ہی لفٹ کچ نظر آیا۔ لیکن لفٹ موجود نہیں تھی۔

یہ ایک اسٹین گن تم سنبھالو۔۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا۔ اور اس راستے پر نظر رکھو اگر مخالف سمت سے کوئی آتا دکھائی دے تو بیدار رہو اور فائر کر دینا۔

وہ لوگ کہاں ہیں۔۔۔۔۔ جولیا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

میں انھیں اسی کمرے میں بند کر آیا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ کسی طرح نکل آئیں اس صورت میں ادھر ہی آئیں گے۔

نقاب معلوم ہوتے تھے لیکن حقیقتاً گیس ماسک تھے۔

اس نے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی اور بولٹ گرا کر پھرتی سے دروازہ کھولا۔ دوسری اسٹین گن ابھی تک دروازے کے قریب ہی پڑی ہوئی تھی۔ اسے ٹھوکر مار کر راہداری میں کھسکا تا ہوا خود بھی نکل آیا۔۔۔۔۔ نقاب پوش اپنی جگہوں سے ہلے بھی نہیں تھے۔۔۔۔۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان کی قوتِ فیصلہ جواب دے گئی ہو۔

عمران نے دروازہ بند کر دیا۔ خوش قسمتی سے وہ اس طرف سے بھی بولٹ کیا جاسکتا تھا۔ اور نکاسی کا صرف یہی ایک دروازہ تھا۔ عمران نے اسے بولٹ کرتے ہوئے دو تین لمبی لمبی سانسیں لیں۔۔۔۔۔ اس دوران سانس رکے ہی رہا تھا پھر بھی گیس اس حد تک تو اثر انداز ہو ہی چکی تھی کہ ناک کے بال سے میں سوزش محسوس ہونے لگی تھی۔

وہ ایک جانب چل پڑا۔ کچھ ایسی زیادہ احتیاط بھی نہیں برت رہا تھا۔ جلد سے جلد اس جگہ تک پہنچنا چاہتا تھا جہاں جولیا نافٹر واٹر کور کھا گیا تھا۔ اور غزالہ کے بارے میں یقین نہیں تھا کہ وہ بھی یہیں ہوگی۔

اس راہداری میں مختلف جگہوں پر تین مزید دروازے نظر آئے تھے۔ وہ انہیں بے دھڑک کھولتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ تینوں ہی کمرے خالی ملے۔

دوسری راہداری میں مڑنے سے قبل اس نے دونوں اسٹین گنوں کے میگزین چیک کئے تھے۔ دونوں ہی بھرے ہوئے تھے۔ ایک گن کا ندھے سے لٹکائی اور دوسری ہاتھ میں لئے ہوئے

کیا تم اپنے گھر میں ان جوتوں سمیت سوئی تھیں۔
 قطعی نہیں۔۔۔ آرام سے بستر پر سوئی تھی۔ لیکن یہ کمبخت میرے جوتے ساتھ لانا نہیں بھولے
 تھے۔

کتیانے بچے جن دیئے یا نہیں۔۔۔
عمران چلتے چلتے رک کر اسے گھورنے لگا۔

اودہ۔۔۔۔۔ تو شاید وہ ٹیلیگرام میز پر ہی رہ گیا تھا۔
اور اس وقت نیموبھی وہیں موجود تھا۔ جولیانے کہا۔

Released on 2008

اس نے دروازہ کھولا تھا۔ اور دونوں بنگلے سے نکل آئے تھے۔ اس طرف ویرانہ ہی تھا۔۔۔ سڑک کے کنارے ہی کنارے بنگلے تھے اور ان کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک خشک نالے میں اتر گئے۔

جھک مارتے رہو۔

یہ ناممکن ہے کہ اپنے آدمیوں میں سے کسی نے تمہارے اغواء کنندگان کا تعاقب نہ کیا ہو۔
عمران نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔ کیونکہ نقشہ کچھ اسی طور پر ترتیب دیا گیا تھا۔

جولیا نے اپنا اور جوزف کا کارنامہ بیان کرتے ہوئے کہا وہ ہانگ کانگ سے آیا تھا۔ تعلق پیری
تانگ سے بتاتا ہے۔۔۔۔۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ منشیات کی اسمگلنگ کا چکر معلوم ہوتا ہے۔
اس سے اور کیا معلومات حاصل ہوئیں۔۔۔۔۔ لیکن ٹھہرو۔۔۔۔۔ ہم شاید کسی نالے میں
بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ ہی رہا تھا کہ منہ کے بل نیچے چلا گیا۔ جولیا خود اس
پر آگری تھی۔ ایسا ہی زبردست دھماکہ تھا۔۔۔۔۔ زمین ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ دھماکہ زیادہ دور نہیں
ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ تھوڑے ہی فاصلے پر اینٹوں اور پتھروں کی
بارش ہونے لگی۔

بھاگو عمران اسے کھینچ کر اٹھاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ شاید میرے فرار نے انہیں اس حرکت پر مجبور
کر دیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہاء وے کی طرف آنکلتے تھے۔۔۔۔۔ اور جولیا بری طرح ہانپ رہی تھی۔
پتا نہیں کس طرح گرتی پڑتی یہاں تک پہنچی تھی۔ بائیں پیر کی تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔
اب تو نہیں چلا جاتا۔۔۔۔۔ جولیا کراہتی ہوئی بولی۔

پھر بیٹھ جاؤ عمران بے بسی سے بولا۔۔۔۔۔ اگر سڑک پر تمہیں کاندھے پر بٹھاؤں گا تو دوسرے بھی

کیا قصہ تھا۔۔۔

نیچے دیکھ کر چلو ورنہ یہ ٹاپ ہیل جوتے میرے کاندھے پر سوار ہو جائیں گے۔
کتنا اور چلنا پڑے گا۔

میں نہیں جانتا کہ یہ خشک نالہ کہاں لے جائیگا۔

بس تو پھر فی الحال یہیں بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ بائیں ٹخنے میں تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ کہیں
موت نہ آگئی ہو۔

بھوک کے مارے برا حال ہے۔ پتا نہیں کب سے کھانا نصیب نہ ہوا ہو۔۔۔۔۔ آج کوئی تاریخ
ہے۔

بارہ فروری۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ تو اس حال میں تین دن گزر رہے ہیں۔۔۔۔۔ گویا۔۔۔۔۔ ڈیڑھ دن سے
میں نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔ عمران کراہ کر بولا۔۔۔۔۔ بس اب بیٹھ ہی جاؤ۔۔۔۔۔ ناحق تاریخ
بتائی تھی تم نے۔ اب تو مجھ سے بھی نہیں چلا جائے گا۔۔۔۔۔ جولیا ایک ہتھر پر بیٹھ کر اپنے جوتے
اتارنے لگی۔

عمران اپنے پیٹ کی قراقرس سن کر منہ بنا رہا تھا۔ جولیا جوتے اتار چکی تھی۔ بایاں ٹخنہ ٹٹولتی ہوئی
بولی سخت تکلیف ہوگئی ہے۔

بتاؤ۔۔۔۔۔ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں

ہم رپورٹ درج کرا دیں گے۔

اس سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ گاڑی والے نے کہا۔ یہاں اپنے معاملات خود ہی پنٹانے پڑتے ہیں۔۔۔ پولیس ہمارے باپ کی نوکر نہیں ہے۔

دیکھا جائے گا جناب۔۔۔ میں ان کے پیچھے جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ایک غیر ملکی خاتون ہیں۔۔۔ بغرض سیاحت ہمارے ملک میں تشریف لائی ہیں۔۔۔۔ اور اس خوفناک تجربے کی یادیں لیکرواپس جائیں گی۔

آپ کی مرضی۔۔۔ بیٹھ جائیے کچھلی سیٹ پر۔۔۔

اس طرح وہ پولیس ہیڈ کوارٹر تک پہنچے۔ پیس ہٹل اس کے سامنے ہی تھا۔

میرے لائق اور کوئی خدمت گاڑی والے نے پوچھا۔

جی نہیں شکریہ۔۔۔ ہم پیس ہٹل میں مقیم ہیں۔ رپورٹ درج کرا کے وہیں چلے جائیں گے۔

پھر آدھے گھنٹے کے اندر اندر عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ سیٹھ جیلانی کا بنگلہ ایک دھماکے کے بعد بلے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔

دراصل ہماری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔۔۔۔۔ عمران نے پُرتشویش لہجے میں کہا۔

اب تم اپنی کہانی سنا سکتے ہو۔۔۔ جولیا بولی۔۔۔ آخر تم ان سات آدمیوں کو کس طرح ڈوج دے سکے تھے۔

ہاتھ بٹانے کے لئے دوڑ پڑیں گے۔

کمیٹے ہو۔۔۔۔۔ کہتی ہوئی وہ سڑک کے کنارے بیٹھ گئی۔

شاید اب پولیس کو وہاں بلے کے ڈھیر کے علاوہ اور کچھ نہ مل سکے۔ عمران نے کہا۔

میں کچھ نہیں سن رہی۔۔۔ ابھی الفاظ نہ ضائع کرو۔۔۔۔۔ سوال تو یہ ہے کہ ہم اس ہوٹل تک کیسے پہنچیں گے جہاں تمہارا قیام ہے۔

شاید کسی سے لفٹ مل جائے۔

لیکن ہم لفٹ دینے والے کو کیا بتائیں گے۔

تم اس کی فکر نہ کرو۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک گاڑی رکوائی۔۔۔ اور گاڑی والے کو ایک دکھ بھری داستان سنانے کے لئے اسٹارٹ لیتا ہوا بولا۔

اور پھر ان دونوں نے ریوالور نکال لئے۔ ہمیں گاڑی سے اتار کر سڑک کے کنارے کھڑا کر دیا۔ اور خود ہماری گاڑی لیکر چمپت ہو گئے۔

کدھر گئے ہیں۔۔۔ گاڑی والے نے پوچھا۔

عمران نے مخالف سمت میں ہاتھ اٹھا دیا۔

چلئے دیکھتے ہیں۔۔۔

جی نہیں وہ دونوں مسلح ہیں۔ بس آپ براہ کرم ہمیں پولیس ہیڈ کوارٹر کے سامنے اتار دیجئے گا۔

نہ لگنے دیں۔ اب اگر بلے سے لاش برآمد بھی ہوئی تو زہر کے بارے میں نہیں سوچا جائے گا۔ پولیس دھماکے کے اسباب پتہ لگانے میں مشغول ہو جائیگی۔

خواہ مخواہ انہوں نے اتنا گھماؤ پھراؤ اختیار کیا۔ اس کے باپ سے تمہارے خلاف بیٹی کے اغواء کی رپورٹ کر دیتے۔

اور پھر میں پولیس کے ہتھے چڑھ کر اس تہہ خانے کی موجودگی کی اطلاع دے دیتا جس میں انہوں نے کسی قسم کی مشینیں لگا رکھی تھیں۔ ویسے اتنی جلدی میں تھا کہ ان مشینوں کے بارے میں چھان بین نہ کر سکا۔

تو کیا وہ سب ختم ہو گئے ہونگے۔

مجھے اس میں بھی شبہ ہے۔ میری دانست میں عمارت انہی لوگوں نے تباہ کر دی۔ اگر میں فرار نہ ہو گیا ہوتا تو عمارت بھی برقرار رہتی۔

لیکن آخرا انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو ماریوں ڈالا۔

اس لئے کہ میری اصلیت سے واقف ہو گئے تھے۔ سیٹھ جیلانی بودا آدمی تھا ان کی دانست میں وہ مجھے سب کچھ بتا دیتا۔

اس لئے انہوں نے اسے ختم کر دیا۔ جولیا نے جملہ پورا کر دیا۔ جملہ ایسا ہی تھا جیسے عمران کے بیان کو محض بکواس سمجھ رہی ہو۔

عمران نے لا پرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانے سکڑے تھے اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ تھوڑی

انہوں نے خود ہی اپنے لئے گڑھا کھودا تھا۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کمرے کی رواداد سنا تا ہوا بولا۔ میں نے انہیں قابو میں کر لینے کے بعد نکل جانا چاہتا لیکن ٹھیک اسی وقت کمرے کے کسی حصے سے گیس خارج ہونے لگی۔

وہ پانچوں نقاب پوش دراصل گیس ماسک پہنے ہوئے تھے اس لئے ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ لیکن وہ دونوں مسلح آدمی جو بے نقاب تھے۔ کھانستے کھانستے بے ہوش ہو گئے تھے۔

تم تو گیس ماسک نہیں پہنے ہوئے تھے پھر کیسے بچ نکلے۔

حبس دم کی مشق نے سہارا دیا تھا۔

وہ کس کی لاش تھی۔ جوہم نے اس بنگلے کے ایک بیڈروم میں دیکھی تھی۔

عمران جیلانی سیٹھ کے بارے میں اسے بتانے لگا۔

اوہ۔۔۔ تو کوئی لڑکی بھی تھی تمہارے ساتھ۔ جولیا آنکھیں نکال کر بولی۔

تھی تو لیکن اب نہ جانے کہاں اور کس حال میں ہوگی۔

تو اس کے باپ نے خودکشی کر لی۔

مجھے اس میں شبہ ہے۔ عمران طویل سانس لیکر بولا۔ اسے زہر پینے پر مجبور کیا ہوگا۔ غالباً ان کی اسکیم یہ تھی کہ پولیس کو اس لاش کے بارے میں اطلاع دے دیں۔ اور سرہانے پایا جانے والا خط ہم دونوں کو اس کا ذمہ دار قرار دیتا۔ اور پولیس ہماری تلاش میں نکل کھڑی ہوتی۔۔۔ لیکن میرے فرار نے ان کا کھیل بگاڑ دیا۔ پھر انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ لاش پولیس کے ہاتھ

اس نے بچے جن دیئے تھے۔

کس کوڈ میں تھا یہ بیغام

کوڈ میں نہیں تھا حقیقت تھی۔

اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی تھی اور اجازت مل جانے پر دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

روم سروس کا ویٹر ٹیلیفون ڈائریکٹری لایا تھا۔ اس کے چلے جانے پر جولیا بولی۔ کیا وہ تمہاری کوئی رشتہ دار تھی۔

بہر حال سویس نہیں تھی۔ عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔

سویس کتیا نیں نہیں ہوتیں۔

لیکن بھونکتی بھی ہیں اور کاٹتی بھی ہیں۔

تو پھر میں دانت تیز کر رکھوں۔ جولیا اٹھتی ہوئی بولی تھی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی تھی۔

عمران ڈائریکٹری کے ورق التناہا۔

اور پھر کچھ دیر بعد وہ اس نمبر کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ کسی خان ضرغام کی

اقامت گاہ کا نمبر تھا۔ عمارت کا نام تھا خان ولا۔

کیپٹن خاور اور لیفٹنٹ چوہان شاہ دارا میں بھٹکتے پھر رہے تھے کیونکہ انہوں نے آخر کار جولیا

نافٹر واٹر کا سراغ کھو دیا تھا۔ اغواء کنندگان کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے۔ محض

دیر بعد اس نے کہا۔ ابھی تک تم نے مجھے وہ فون نمبر نہیں بتایا۔ جس پر وہ آدمی کسی سے رابطہ قائم کر کے احکام لیا کرتا تھا۔

ایکسٹو نے بتایا تھا کہ نمبر مقامی نہیں ہے۔ سات اعداد کا تھا۔

اور تم نے اپنے طور پر معلوم کرنے کی بھی کوشش کی تھی کہ نمبر کہاں کا ہے۔

نہیں۔۔۔۔ میں صرف اسی میں سرکھپاتی ہوں جو میرے ذمے ڈال دیا جاتا ہے۔

مجھے بتاؤ اگر یاد ہے۔۔۔

سات ایک تین دو پانچ آٹھ تین۔

اگر تمہاری یادداشت دھوکا نہیں دیتی تو سات ایک ڈائریکٹ ڈائرینگ سسٹم میں شاہ دارا کا نمبر ہے۔

نہیں۔۔۔ جولیا چونک پڑی۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ یہاں تین دو پانچ آٹھ تین کس کا نمبر ہے۔ عمران نے کہا۔ اور فون کارڈیسیور

اٹھا کر روم سروس والوں سے ایک ٹیلیفون ڈائریکٹری طلب کر لی۔

مجھے نیند آ رہی ہے۔ جولیا برا سا منہ بنا کر بولی۔

جا کر سو جاؤ عمران نے دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

یہ تین کمروں والا سوٹ تھا۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔ جولیا سر ہلا کر بولی۔ حاملہ کتیا والی بات تو رہی گئی۔

لیکن سوال تو یہ ہے کہ ہم براہ راست اس سے پوچھ گچھ کر بھی سکیں گے یا نہیں۔ پہلی ہی حماقت پچھتاوا بنی ہوئی ہے۔ ہمیں ان کا تعاقب کرنے کی بجائے مداخلت کرنی چاہئے تھی۔ پتہ نہیں بیچاری کا کیا حشر ہوا ہو۔

سہ پہر تک وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکے تھے کہ انھیں اب کیا کرنا چاہئے۔

پھر انھوں نے شاہ دارا میں ایک زبردست دھماکے کی گونج سنی تھی اور سارے شہر میں زلزلہ آ گیا تھا۔ لوگ گھبرا کر چھتوں کے نیچے سے کھلی فضا میں نکل آئے تھے۔ عجیب سی بدحواسی طاری ہو گئی تھی پورے شہر میں۔ کوئی کہتا ہوائی جہاز گرا ہے۔ کوئی فوج کے اسلحے کے ذخیرے کی تباہی کی کہانی سناتا۔ کہیں غیر قانونی طور پر بنائے جانے والے بموں کی بات چھڑی ہوئی تھی۔ اصل واقعہ دو گھنٹے بعد معلوم ہو سکا تھا۔ شہر کے ایک متمول فرد جیلانی سیٹھ کا بنگلہ دھماکے سے اڑ گیا تھا اور نہیں کہا جاسکتا تھا کہ کتنے افراد بلے میں دب کر مر گئے ہوں۔

کہیں یہ بھی اسی سلسلے کی کوئی کڑی نہ ہو۔ خاور نے کہا۔

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔۔۔ چوہان بولا۔ اس سر پھرے کا معاملہ نہ ہے۔

لیکن ایکسٹو نے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا تھا۔

وہ بیچارہ۔۔۔۔۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ بھی عمران کے ہاتھوں کھ پتلی بن کر رہ گیا ہو۔

خلقت کے ہجوم میں مل کر وہ دونوں بھی ادھر جانکے تھے۔ جہاں حادثہ ہوا تھا۔ وہ بنگلہ تو ڈھیر ہو ہی گیا تھا لیکن آس پاس کے چند اور عمارتیں بھی اس دھماکے سے متاثر ہوئی

اتفاق تھا کہ شاہ دارا کی ایک سڑک پر ان کی گاڑی کا انجن اچانک بند ہو گیا۔ اور اغواء کنندگان کی گاڑی آگے نکل چلی گئی۔۔۔ پھر وہ آدھے گھنٹے سے قبل انجن کو دوبارہ کارآمد نہیں بنا سکے تھے۔ رات کا بقیہ حصہ ایک ہوٹل میں گزار کر پھر نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن بس یونہی بھٹکتے پھر رہے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ گاڑی کی نمبر پلیٹ جعلی تھی۔ اس یقین کی تصدیق یوں ہو گئی کہ رجسٹریشن آفس میں اس نمبر کی کسی گاڑی کا اندراج نہیں تھا۔

اب کیا کریں۔ خاور ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔

صبر کے علاوہ اور کیا چارہ ہے۔ چوہان فی الحال اور کیا کہا سکتا تھا۔

عمران بھی تو یہیں ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق۔

ہاں۔ اگر شاہ دارا ہی کا کوئی قصہ تھا تو یہیں ہونا چاہئے۔

تو پھر اسی کی تلاش کریں۔

اس سے کیا ہوگا۔ چوہان پر تفکر لہجے میں بولا۔

اگر وہ بھی اسی کیس سے متعلق یہاں کچھ کر رہا ہے تو کچھ لوگ یقینی طور پر اس کی نظر میں ہوں گے۔ ان کے ٹھکانوں سے واقف ہوگا۔ ہو سکتا ہے جولیا وہیں کیس لے جانی گئی ہو۔۔

بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن عمران ہی کو کہاں تلاش کریں۔

اس کے سلسلے میں یہاں کی لیڈی ڈاکٹر زیبا کا نام سنا گیا تھا۔ مطلب یہ کہ وہ مسیج کسی لیڈی ڈاکٹر زیبا ہی کی طرف سے تھا۔

جی ہاں۔۔۔۔ اور وہ مسئلہ ہے علی عمران۔

اوہ۔۔۔۔ زیبا کی آواز کانپ گئی۔ آپ کون ہیں۔

اسی کا ایک ساتھی۔

یعنی کہ۔۔۔۔۔

آپ یقین کیجئے۔۔۔۔ میں وہ مسیح بھی دہرا سکتا ہوں جو آپ نے ٹیلیگرام سے اسے بھجوائی تھی۔

چچ۔۔۔۔۔ چلئے۔۔۔۔۔ میری گاڑی کی طرف۔۔۔۔۔ یہاں اس بھڑ میں بات نہیں

کر سکتی۔۔۔۔۔ یہ کیا ہوا اور کیسے ہوا۔

خاور اور چوہان اس کے ساتھ گاڑی تک آئے تھے۔

وہ یہیں تھے اسی عمارت میں زیبا ہانپتی ہوئی بولی۔

عمران یہاں تھا۔

جی ہاں۔

وہ کس طرح۔۔۔۔ جب آپ یہ نہیں جانتے تو آپ کو ان کی تلاش مجھ تک کیسے لے آئی ہے۔

خاصا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ وہ لوگ بھڑ سے الگ تھلگ گاڑی کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

یہ بتانا بہت مشکل ہے ڈاکٹر۔

تب پھر آپ ن کے ایسے ساتھیوں میں سے نہیں ہو سکتے۔ جو انھیں تلاش کرتے ہوئے یہاں

تک چلے آئیں۔

تھیں۔۔۔۔۔ پولیس نے ابھی تک اس علاقے کی حد بندی نہیں کی تھی۔۔۔۔ اس لئے فائر بریگیڈ کے عملے کو اپنے کام میں دشواری پیش آرہی تھی۔۔۔۔ ویسے پولیس کوشش کر رہی تھی کہ لوگ بلے کے قریب نہ پہنچ پائیں۔

اوہ۔۔۔۔۔ یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔ دفعتاً خاور چونک کر بولا۔

کون۔۔۔۔۔ چوہان اس کی طرف متوجہ ہوا۔

ڈاکٹر زیبا۔۔۔۔۔ اور کچھ کچھ پریشان سی بھی لگ رہی ہے۔

اس حادثے سے قبل وہ زیبا کو تلاش کر کے اس کا مکان اور مطب دیکھ چکے تھے اور دور سے خود اسے بھی دیکھا تھا۔

ہاں ہے تو وہی۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور غیر معمولی طور پر مضطرب نظر آتی ہے۔ میرا خیال ہے

کہ اب ہمیں اس سے بار کرنی ہی چاہئے۔

لیکن پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ دیکھا جائے گا۔ چوہان نے کہا اور آگے بڑھ کر زیبا کے قریب جا کھڑا ہوا۔

ڈاکٹر زیبا۔ پلیز۔ وہ آہستہ سے بولا اور زیبا اچھل پڑی۔

فف۔۔۔۔۔ فرمائیے۔

ایک بیچرا ہم مسئلے پر آپ سے بات کرنی تھی۔

یہاں اس وقت۔

Released on 2008

Page 64

وہ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ دوسری گاڑیوں میں بھی کچھ لوگ بیٹھے ہوئے اونچی آوازوں میں اس حادثے سے متعلق باتیں کئے جا رہے تھے۔

ہاں تم بے خبری میں پٹ جانے کی بات کر رہے تھے۔ عمران بولا۔
یقیناً تم ہم سے زیادہ باخبر رہتے ہو۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو یہاں ہمیں موجود کیوں ملتے۔
چوہان نے کہا۔ اور خاور بولا۔

اور اب بتاؤ کہ کتیا کے بچوں اور روزا میکسوئیل کے درمیان کیا تعلق ہے۔
ہمارے ایک بیرونی ایجنٹ نے آگاہ کیا تھا کہ روزا میکسوئیل نامی لڑکی طہران سے پہنچ رہی ہے۔ مشن نامعلوم۔۔۔ جولیا کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ مشن اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ہماری ٹیم کو مع سربراہ روشنی میں لایا جائے۔ اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ ہمارا وہ ایجنٹ بھی ان لوگوں کے علم میں ہے اور انہوں نے اسے خصوصیت سے اپنی طرف متوجہ کر کے نہ صرف روزا کو یہاں بھجوایا تھا بلکہ یہ تاثر بھی دینے کی کوشش کی تھی کہ وہ کسی نامعلوم مشن پر جا رہی ہے۔
اچھا تو پھر۔

جولیا نے جس غیر ملکی کو پکڑا تھا وہ پیرتا نگ کا آدمی ہے۔۔۔
ہم جانتے ہیں۔

لیکن جولیا ہی کے بیان کے مطابق وہ یہاں کے کسی فرد کی نشاندہی نہیں کر سکا البتہ ایک فون نمبر بتایا تھا جس پر وہ کسی کو اپنی رپورٹ دیتا رہتا تھا۔

یہاں کھڑے رہ کر گفتگو کرنا مناسب نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔ تمہاری گاڑی کہاں ہے۔
ادھر سڑک پر۔۔۔

وہاں صرف انہی کی گاڑی پارک نہیں تھی۔ درجنوں گاڑیاں تھیں۔ جیلانی گمنام آدمی نہیں تھا۔ بہترے ذی حیثیت لوگ جن سے اس کے تعلقات تھے، دریافت حال کے لئے آئے تھے۔ خاور کی گاڑی ان کے درمیان اس طرح پھنس کر رہ گئی تھی کہ کئی گاڑیوں کو ہٹائے بغیر وہاں سے ہل بھی نہیں سکتی تھی۔

زیبا اس دشواری سے واقف تھی اس لئے اپنی گاڑی بستی کے اندر کھڑی کی تھی۔ عمران نے کہا۔ لیکن تم پھنس گئے ہو۔ ایسے مواقع پر جہاں کوئی گاڑی کھڑی دیکھو وہاں ہرگز اپنی گاڑی پارک نہ کرو۔ تھوڑی دیر بعد آؤ گے تو اسی صورتحال سے دوچار ہو جاؤ گے۔

اچھا والد صاحب۔۔۔ خاور بھنا کر بولا۔ آج تمہیں موقع مل گیا ہے کہے جاؤ نصیحتیں۔

دوسری بات۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔ یہاں ساری کی ساری شہرہ کی گاڑیاں ہونگی۔ آپ کی گاڑی پر دوسرے شہر کی نمبر پلیٹ موجود ہے اگر کسی باریک بین پولیس والے کی نظر پڑ جاتی تو اس وقت تک گاڑی کی چھت پر چڑھا بیٹھا رہتا جب تک آپ حضرات سے ملاقات نہ ہو جاتی۔

اب بس بھی کرو۔۔۔ چوہان ہاتھ اٹھا کر بولا۔ غلطیوں کا بھی سیزن ہوتا ہے۔ اور پھر حالات سے بے خبری بھی پڑا دیتی ہے۔

دیا۔

کتوں کے شور سے پورا ہال گونج رہا تھا لیکن وہ شخص جو بابا سگ پرست کہلاتا تھا اس غل غپاڑے میں اتنا مطمئن اور پرسکون دکھائی دیتا تھا۔ جیسے اس کے آس پاس آرکسٹرا کی موسیقی اٹھیلیاں کرتی پھر رہی ہو۔

دفعۃً ایک جانب سے گھنٹی کی آواز آئی تھی اور وہ اسی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ عجیب طرح کی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی اور وہ اسی جانب کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

دروازے سے گذر کر دوسرے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں دو آدمی پہلے سے موجود تھے۔ اسے دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے۔
بیٹھو۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ مجھے علم ہے کہ تم اپنی دانست میں کوئی بری خبر لائے ہو۔

آپ روشن ضمیر ہیں۔ ان میں سے ایک بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔
لیکن میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں۔

وہ نکل گیا۔۔۔ اور اس عورت کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

میں جانتا تھا کہ یہی ہوگا۔ لیکن میں تمہاری صلاحیتوں کو بھی آزمانا چاہتا تھا۔

اس کے بعد ہم نے ڈائنامائٹ کا ٹائم سوئچ آن کیا۔ اور سرنگ نمبر تین سے باہر نکل آئے۔

ہمیں فون نمبر کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔

وہ فون نمبر شاہ دارا کی ایک عمارت کا ہے۔۔۔ ڈائریکٹ ڈائیلنگ۔

اور کتیا نے اسی عمارت میں بچے دیئے ہیں۔۔۔ خاور نے ٹکڑا لگایا۔

فی الحال کتیا کو الگ رکھو۔

تم تو اسی مسیح پر یہاں آئے تھے۔

وہ دوسرا معاملہ ہے اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتا۔ بہر حال ہمیں آج رات کو اس عمارت میں۔۔۔۔

پہلے کتیا کے بچے۔۔۔ خاور بات کاٹ کر بولا۔

جب تک کوئی معاملہ خود میرے ذہن میں صاف نہیں ہو جاتا اس وقت تک میں اسے زبان پر نہیں لاتا۔۔۔ وہ تو نیمو کے بچے نے رسوا کر دیا ورنہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوتی۔۔۔۔۔ بہر حال آج رات اس عمارت میں۔۔۔۔

ہمیں اس کے بارے میں کوئی ہدایت نہیں ملی تھی کہ تمہاری کسی تجویز پر عمل کریں۔ خاور نے سرد لہجے میں کہا۔

شب بخیر۔۔۔ عمران نے کہا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

ارے ارے سنو تو سہی۔ خاور نے بوکھلا کر کہا۔ لیکن اس نے مڑ کر دیکھا تک نہیں تھا۔

تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ چوہان بولا۔ پھر وہ بھی گاڑی سے اتر اٹھا۔ لیکن عمران کہیں نہ دکھائی

ان کے قبضے میں آ گیا ہے۔۔۔ اسے خان ولاہی کا نمبر دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے اس سے اگلا لیا ہوگا۔

جی ہاں۔۔۔ لیکن ابھی تک خان ولاہی کے پاس کوئی مشتبہ آدمی نہیں دیکھا گیا۔
فی الحال عمران یہاں تنہا ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آئندہ شاید وہ تنہا نہ ہو۔۔۔ اس معاملے میں وہ لوگ مقامی پولیس سے مدد طلب نہیں کریں گے۔ کیونکہ پولیس کو ریفر کرنے کا مطلب ہوتا ہے پلسٹی اور اگر وہ سچ مچ کتوں کے بچوں ہی کے لئے یہاں آیا تھا تو اس معاملے کی پلسٹی محکمہ خارجہ کو ہرگز منظور نہ ہوگی۔ لہذا مقامی پولیس کو سرے سے خارج از امکان سمجھو۔ ویسے بھی اگر پولیس سے مدد لی گئی ہوتی تو مجھے اس کا علم ہو جاتا۔
میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔ خان ضرغام سر ہلا کر بولا۔

لہذا میدان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا۔ اب یہ تمہاری صلاحیتوں پر منحصر ہے کہ ان کا خاتمہ کس طرح کرتے ہو۔
آپ کی ہدایت کے بغیر ہماری صلاحیتیں کسی کام کی نہیں۔

اچھا تو سنو۔۔۔۔۔ غزالہ کو خان ولاہی میں لے آؤ۔ طریقہ یہ ہوگا کہ تم جنگل والی عمارت پر ریڈ کرو گے اور اسے باور کرانے کی کوشش کرو گے کہ میرے حکم سے تم اسے تلاش کر رہے تھے۔ جب وہ اپنی کہانی سنائے تو عمران ہی کو اصل مجرم قرار دینا۔ اور خان ولاہی میں لانے کے بعد اسے بتانا کہ عمران ہی کے ہاتھوں اس کے باپ پر کیا گزری۔

یہاں تم نے اپنے باصلاحیت ہونے کا ثبوت دیا ہے۔۔۔ دھماکا سنا تھا میں نے۔ وہ مسکرا کر بولا۔

وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ اور وہ مسکرا کر بولا۔ اس طرح نہ دیکھو میں دنیا میں اس لئے نہیں آیا کہ ملامت اور سرزنش کرتا پھروں۔ تم غور کرو کہ تم سے کہاں غلطی ہوئی تھی خان ضرغام۔

مجھے احساس ہے بابا۔۔۔ میں خود کو ملامت کر رہا ہوں۔ شیخی میں آ کر میں نے اس پر اپنی چابک اندازی کی دھاک بٹھانا چاہتا تھا۔
چلو خیر۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ بھی فتنہ ہے۔

خان ضرغام نے پورا واقعہ دہرایا۔۔۔ اور پھر اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر بولا۔
ان کی حاضر دماغی کی وجہ سے اسے بھاگنا پڑا اور نہ تو ہمیں قابو کر ہی چکا تھا۔ انہوں نے کرسی سے اٹھتے وقت گیس اسٹورج کا لیور دبا دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد گیس کا اخراج شروع ہو گیا۔
لڑکی کہاں ہے۔

جنگل والی عمارت کے تہہ خانے میں۔ اسے وہاں سے نہیں ہٹایا گیا تھا۔

کیا اسے علم ہے کہ وہ کہاں اور کن لوگوں میں ہے۔

جی نہیں۔۔

خیر۔۔۔۔۔ اب جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔۔۔ ہانگ کا نگ سے آنے والا بھی

دروازے سے گذرتا ہوا برآمدے میں نکل آیا۔

برآمدہ پوری طرح روشن تھا۔ اور وہاں ایک لڑکی آرام کرسی پر نیم دراز برآمدے کے باہر پھیلے ہوئے اندھیرے میں گھورے جا رہی تھی لیکن آنکھوں کی ویرانی نے پورے چہرے کو نہ جانے کیا بنا رکھ دیا تھا۔

عامرہ۔۔۔۔۔ بابا نے کچھ فاصلے پر رک کر اسے آواز دی۔

وہ چونک کر مڑی تھی لیکن دیکھنے کا انداز ایسا ہی تھا جیسے بکراں وسعتوں میں کسی حقیر سے ذرے کو مرکز نگاہ بنانے کی کوشش کر رہی ہو۔

تو آج بھی میرے احترام کو نہیں اٹھی۔ بابا نے کہا۔

احترام۔۔۔۔۔ کس کا احترام۔۔۔۔۔ میرے علاوہ اس وسیع کائنات میں اور ہے

کون۔۔۔۔۔ وہ بولی تھی اور ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کہیں دور گھنٹیاں بجی ہوں۔

خان ضرغام بھی ہے۔ بابا نے کہا۔

میں تو نہیں سمجھتی۔

خان ضرغام ہے اور تو اچھی طرح جانتی ہے۔

میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اپنے علاوہ اور کسی کے بارے میں سوچ سکوں۔

خان ضرغام کا وجود ہے۔ کیا تو نے اسے نہیں دیکھا۔

میں کسی کو بھی نہیں دیکھتی۔۔۔۔۔ تم جو بول رہے ہو۔ محض ایک آواز ہوا اور بس۔۔۔۔۔ میں تمہیں سن

اور اس کے بنگلے والے تہہ خانے کے بارے میں کیا بتاؤں گا۔

کہہ دینا کہ اس کا باپ سونے کی اسمگلنگ کرتا تھا اور تہہ خانے میں ذخیرہ کرتا تھا۔

ہاں یہ مناسب ہوگا۔ خان ولا میں اس پر اس کے علاوہ اور کوئی پابندی نہ ہونی چاہئے کہ وہ عمارت کی حدود سے باہر قدم نہ نکالے البتہ کھڑکیوں کے قریب ہو کر باہر کا نظارہ کر سکتی ہے۔ بہر حال سکا مقصد یہی ہے کہ کسی طرح عمران کی نظر اس پر پڑ جائے اور پھر وہ تنہا یا اپنے ساتھیوں سمیت خان ولا میں گھسنے کی کوشش کرے۔

میں سمجھ گیا۔۔۔۔۔ آپ خان ولا کو جال اور غزالہ کو چارہ بنانا چاہتے ہیں۔

ٹھیک سمجھے۔۔۔۔۔ اسی طرح تم اس پر قابو پا سکو گے۔

لیکن پولیس کو بھی بحیثیت ڈھمپ اس کی تلاش ہوگی۔

میک اپ کا ماہر ہے۔ پولیس اس پر ہاتھ نہ ڈال سکے گی۔ البتہ اس کا اہتمام رکھنا کہ پولیس کی نظر غزالہ پر نہ پڑنے پائے۔ کیونکہ اسکیم کے مطابق جیلانی کی طرف سے دونوں کے فرار ہو جانے کی رپورٹ درج کرادی گئی تھی۔

اب ہم خاصے محتاط رہیں گے۔

بس اب جاؤ۔۔۔۔۔ وہ اٹھتا ہوا بولا۔

وہ دونوں عمارت سے نکلے اور رات کی بکراں تاریکی میں گم ہو گئے۔

بابا اس کمرے سے ہال میں دوبارہ واپس آ گیا تھا۔ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر ایک اور

رہی ہو۔ ایسا ہی لگتا تھا جیسے کوئی لاش اٹھ کر چلنے لگی ہو۔

اور پھر برآمدے کے باہر پھیلے ہوئے اندھیرے نے اسے بھی نگل لیا۔

اختتام-----The End

رہی ہوں دیکھ نہیں رہی۔

تم خان ولا جاؤ گی اور اپنے طریقے سے خان ضرغام کا خاتمہ کر دو گی۔۔۔ میری طرف دیکھ۔۔۔ مجھ سے آنکھیں ملا۔۔۔ ورنہ میں تجھے آسمان سے زمین پر کھینچ لاؤں گا۔

نہیں۔۔۔۔۔ دفعتاً وہ خوفزدہ آواز میں بولی۔۔۔ مجھے آسمان سے زمین پر مت لانا۔۔۔ تم جو کہو گے کروں گی۔

خان ولا جانا ہے تجھے۔ خان ضرغام تجھے پسند کرتا ہے۔ صبح مجھے اطلاع ملنی چاہئے کہ وہ اپنی خوابگاہ میں مردہ پایا گیا۔

پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے کبھی آسمان سے زمین پر نہیں لاؤ گے۔

یہ تیرے اپنے رویے پر منحصر ہے۔

میرا اپنا کوئی رویہ نہیں۔۔۔ تم جو کہتے ہو کرتی ہوں۔ کرتی رہو گی۔

بس تو پھر خان ولا میں جانے کی تیاری کر۔۔۔ میں تیار ہوں۔

صبح مجھے اس کی موت کی اطلاع ملنی چاہئے لیکن تو وہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑے گی۔

کیا وہ خان ولا میں تھا ہے۔

آج رات تنہا ہی ہوگا۔ کوئی ملازم بھی نہیں ہوگا۔

تب پھر میں وہاں اپنا نشان نہیں چھوڑوں گی۔ اس نے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کر ایک جانب بڑھ گئی۔ صرف اس کے پیر حرکت کر رہے تھے۔ چہرے پر بھی کوئی ایسا تاثر نہیں تھا جیسے وہ چل